ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين
القرآن الحكيم

AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street,
CALCUTTA.

Telegraphic Address.
"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.
Hf-yearly „ „ 4-12

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

عنوان تلغراف
« الہلال »

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

جلد ۳ — کلکتہ: چہار شنبہ ۲٦ رجب ۱۳۳۱ ہجری — نمبر ۱
Calcutta : Wednesday July 2. 1918.

فہرس

شذرات	
فاتحۃ السنۃ الثانیہ	۲
دشمن دوست نما	۳
ہفتۂ جنگ	۳
مقالۂ افتتاحیہ	
السداء والسدراء (۲)	۴
مصر کے لیے بھی ریفارم اسکیم	۸
احرار اسلام	
نظام حکومۃ اسلامیہ	۹
مقالات	
المکاتیب العربیہ (۲)	۱۲
حقایق و رقایق	
دعوۃ الی الحق کی اسکیم	۱۴
شئون عثمانیہ	
مسئلہ شرقیہ (۱)	۱۷
تاریخ حسیات اسلامیۂ مسلمانان ہند کا ایک ورق	
اعانۂ مہاجرین	۱۹
فہرست زر اعانۂ مہاجرین عثمانیہ (۳)	۲۰

تصاویر

رؤف بک (امیر البحر عثمانی)	لوح
بقیہ یوروپین ترکی ' اور موجودہ جنگ کے خسائر	۱۷
مشہور فتنہ پرداز البانی سرغنہ	۱۸
سقوطری میں انگریزی فوج	۱۸
سینۂ ملت کے تازہ ترین داغ	ضمیمہ

ملیح اباد کے قلمہائے انبہ

اگر اپکو ضرورت ہے تو ذیل کے پتہ سے مفت فہرست طلب : حاجی نذیر احمد خاں زمیندار خاص قصبہ ملیح اباد قلمہائے انبہ محلہ دیبی پرشاد ضلع لکھنؤ -

اطلاع

زر اعانۂ مہاجرین
اور
الہلال

(۱) اعلان کیا گیا تھا کہ ۳۰ - جون تک جو درخواستیں آئیں گی انکی قیمت زر اعانۂ مہاجرین میں داخل کردی جائیگی - ۳۰ - جون گذر گیا ' مگر اب تک جو رفتار خریداروں کی رہی ہے ' وہ میری امید کیلیے بہت داشکن ہے - اب ایک یہی چارۂ کار باقی رہگیا ہے کہ مدت اور بڑھا دی جاے - چنانچہ اعلان کیا جاتا ہے کہ ۳۰ - جولائی تک اس مدت کو مقرر کیا جاے - اس عرصے کے نئے خریداروں کی قیمت بھی بعد وضع ۸ - آنہ کے داخل خزینۂ اعانت کردی جائیگی -

(۲) گذشتہ پرچے میں اعلان کیا گیا تھا کہ جن حضرات کی قیمت ختم ہوچکی ہے ' انکے نام یہ پرچہ نہیں جائیگا ' تا آنکہ وہ ایندہ کیلیے قیمت بہیجدیں یا وی - پی کی اجازت دیں - لیکن احتیاطاً یہ نمبر بھی تمام موجودہ خریداروں کے نام بھیجا جاتا ہے -

لیکن اگر اس ہفتے بھی انکی جانب سے کوئی اطلاع نہیں ملی تو پرچہ مجبوراً بند کردیا جائیگا -

(۳) گذشتہ جلد کی مفصل فہرست مضامین نظم و نثر و تصاویر اور علیحدہ لوح چھپ رہی ہے - ناظرین جلد بندھوانے میں جلدی نہ کریں - غالباً آیندہ نمبر کے ساتھ شائع ہو جاے -

(٤) بعض حضرات اب بھی رعایت کے لیے خط لکھتے ہیں اور اسطرح دفتر کا وقت بے فائدہ ضائع ہوتا ہے - بکمال ادب گذارش ہے کہ دفتر کے مالی نقصانات اب اس درجہ پہنچ گئے ہیں کہ رعایت کسی طرح ممکن نہیں - بارہا اسکی نسبت اعلان ہوچکا ہے -

شذرات

فاتحة السنة الثانية

المجلد الثالث

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي سهل لعباده المومنين الى مرضاته سبيلا ' و اوضح لهم طرق الهداية وجعل اتباع الرسول عليها دليلا و انزل كتابا " يهدي للتي هي اقوم و يبشر المومنين الذين يعملون الصالحات ان لهم اجراً كبيرا (١٧ : ٩) " وكتب في قلوبهم الايمان و ايدهم بروح منه لما رضوا بالله ربا ' و بالاسلام دينا ' و بمحمد رسولا ' و اتخذهم عبيداً له' فاقروا له بالعبودية و لم يتخذوا من دونه وليا ولا نصيرا - و قال في حقهم " ان عبادى ليس لك عليهم سلطان ' وكفى بربك وكيلا (١٧ : ٦٨) " و الحمد لله الذى اقام في ازمنة الظلمات من يكون باشراق انوار الشريعة كفيلا - و اختص: هذه الامة بانه " لا تزال فيها طائفة على الحق ' لا يضرهم من خذلهم و لا من خالفهم ' حتى ياتى امره " و لو اجتمع الثقلان على حربهم قبيلا - يدعون من ضل الى الهدى ' و يصبرون منهم على الجحود و الاذى ' و يبصرون بنور الله اهل العمى ' و يحيون بكتابه الموتى ' فهم احسن الناس هديا و اقومهم قيلا - يجاهدون في الله حق جهاده ' ولا يخافون لومة لائم " وللاخرة اكبر درجات و اكبر تفضيلا (١٧ : ٢٣) " - فحاربوا في الله من خرج عن دينه القويم ' و صراطه المستقيم ' الذين عقدوا الوية الضلالة و البدعة ' و اطلقوا اعنة الفتنة ' و اعرضوا عن الكتاب و نبذوا السنة ' و ارتضوا غيرهما بديلا " و قل جاء الحق و زهق الباطل ' ان الباطل كان زهوقا ' و ينزل من القران ما هو شفاء ورحمة للمومنين ولا يزيد الظالمين الا خسارا (١٧ : ٨٤) "

و اشهد ان محمداً عبده و رسوله ' ارسله " با لهدى و دين الحق ليظهره على الدين كله (٦١ : ٩) " وكفى بالله شهيدا - ارسله " كافة للناس بشيرا و نذيرا (٣٧ : ٢٨) " و " داعياً الى الله باذنه ' وسراجاً منيرا (٢٣ : ٣٩) " فهدى به من الضلالة ' و علم به من الجهالة ' و بصر به من العمى' و ارشد به من الغي ' وفتح به اعيناً عميا ' و اذانا صما و قلوبا غلفا - الى ان اشرقت برسالته الارض بعد ظلماتها - و تالفت القلوب بعد شتاتها - فصلى الله عليه و على آله الطيبين الطاهرين ' و اصحابه المهتدين ' صلواة دائمة بدوام السماوات و الارضين' مقيمة عليهم ابداً ' لا تروم انتقالا عنهم ولا تحويلا -

و اسئالك اللهم هداية هذه الامة الى اقوم سبيل ' و الهامها عرفان الجميل ' و تميز العذر من التخليل' و بلغها اللهم تلك الدرجة السامية التى تتزحزح بها عن مذلة التقليد ' و تتجافى جنوبها عن مضاجع الاسر و التقييد - فلا تنقاد لمن يوردها حتفها ' و يملك عليها امرها' حتى اصبحت بحالة لا تعرف قوتها من ضعفها - وهب لمرشديها وجدانا صادقا ' و علماً نافعاً ' و قلبا صافيا ' و لسانا بالحق ناطقا ' ولا تدع منهم مفتنا ولا منافقا - يلبس ثوبا على ظاهره مسحة من الصلاح ' و باطنه انت به عليم : " و منهم من يومن به و منهم من لا يومن به' و ربك اعلم با لمفسدين (١٠ :) "

(و بعد) فقد مضى على (الهلال) عام و هو دائب على صادق الخدمة ' التي يعتقد بها فلاح الملة' و نجاح الامة ' غير مبال بما يصمه به الجاحدون الجاهلون ' و يتهمه به المتفرنجون الدجالون اطفاء لنور الحقيقة ' و طمسا لمعالم الصدق " و يابى الله الا ان يتم نوره و لوكره الكافرون "

فهو - بعون الله القدير - كان و لم يزل متبعا سنن الحق بعلمه و ايقانه بان الحق احق ان يتبع ' و ان ينصت له و يستمع ' و الباطل اجدر بالدثور ' و اقتلاع الجذور " و الله ولى الذين امنوا يخرجهم من الظلمات الى النور (٢ : ٢٥٧) "

اللهم ثبتني با لقول الثابت ' و العمل النافع' و العزم الراسخ ' و " ادخلني مدخل صدق و اخرجني مخرج صدق و اجعل لى من لدنك سلطانا نصيرا (١٧ : ٨٣) " ولا تجعل للاهواء على سبيلا -

و اعذني من كل شيطان رجيم' و افاك اثيم ' و اهدني صراطك المستقيم ' " صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين (١ : ٦) " و اجعلني من " الذين لا خوف عليهم ولا هم يحزنون (٣٦ - ١٢) "

اللهم انى ابرأ اليك يا ذالحول و الطول ' من الطول و الحول' و اشهدك بانى غير معصوم عن الزلل و الخطل' فهب لى من ينتقد اقوالى ' و يمحص اعمالى ' و رحم الله امرأ هدانى الى عيوبي و يرشدني بالاحتساب ' و السلام على " الذين يستمعون القول فيتبعون احسنه ' اولئك الذين هدا هم الله' و اولئك هم اولو الالباب (٣٩ : ١٩) "

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحکیم)

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ . ۱ مکلاود اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱ — کلکتہ: چہار شنبہ ۲٦ رجب ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۳

Calcutta : Wednesday, July 2, 1918.

لاکھوں بے خانماں مہاجرین

قسطنطنیہ کی گلیوں میں

الہلال کلکتہ - سالانہ قیمت مع محصول صرف آٹھہ آنہ !!!

آج دفتر الہلال میں دو تار دفتر تصویر افکار ' اور ڈاکٹر مصباح کے پہنچے ہیں کہ " خدا کے کیلیے یورپین ترکي کے اُن لاکھوں بے خانماں مہاجرین کے مصائب کو یاد کرو ' جنمیں ہزارہا بیمار عورتیں اور جاں بلب بچے ہیں - جنکو جنگ کي ناگہاني مصیبتوں کي وجہ سے یکایک اپنا گھر بار چھوڑنا پڑا ' اور جنکي حالت جنگ کے زخمیوں سے بھي زیادہ درد انگیز ہے - جو مرگئے ' انکو دفن کردیں ' جو زخمي ہیں انکو شفا خانے میں لے آئیں ' لیکن جو بد نصیب زندہ ' مگر مردے سے بد تر ہیں ' انکو کیا کریں ؟ "

دفتر الہلال حیران ہے کہ اس وقت اعانت کا کیا سامان کرے ؟ مدد کیلیے نئي اپیلیں کرنا شاید لوگوں کو ناگوار گذرے کہ ہلال احمر کا چندہ ہر جگہہ ہو چکا ہے ' اور تمسکات کا کام بھي جاري ہے - مجبوراً جو کچھہ خود اسکے اختیار میں ہے ' اسي کیلیے کوشش کرتا ہے -

(۱) کم ازکم وہ ایک ماہ کے اندر دو ہزار پاونڈ یعنے ۳۰ - ہزار کي رقم مخصوص اعانۂ مہاجرین کیلیے فراہم کرنا چاہتا ہے ' کیونکہ ہلال احمر کے مقصد سے جو روپیہ دیا جاتا ہے ' اسکو خلاف مقصد دوسري جگہ لگانا بہتر نہیں - اسکي اطلاع آج ہي ترکي میں بھیجدي گئي ہے -

اِس بارے میں جو صاحب درد اعانت فرمائیں گے فاجرہ علی اللہ ،

ورنہ وہ دوسروں پر بار ڈالنے کي جگہہ ' خود ھی اس رقم کو اپني جانب سے پیش کرنا چاہتا ہے -

(۲) اسکي صورت یہ ہے کہ بلا شک نقد تیس ہزار روپیہ دینا دفتر کے امکان سے باہر ہے ' مگر یہ تو ممکن ہے کہ تیس ہزار روپیہ جو آپے مل رہا ہو ' وہ خود نہ لے ' اور اس اشد ترین ضرورت اسلامی کیلیے وقف کردے ؟

(۳) یقینا میں ۳۰ - ہزار نہیں دیسکتا ' لیکن آپ کیوں نہیں مجھے ۳۰ - ہزار روپیہ دیتے ' تاکہ میں دیدوں ؟

(۴) پس آج اعلان کیا جاتا ہے کہ **دفتر الہلال چار ہزار الہلال کے پرچے ایک ایک سال کیلیے اس غرض سے پیش کرتا ہے - آج کی تاریخ سے ۳۱ جولائی تک جو صاحب اٹھہ روپیہ قیمت سالانہ الہلال کي دفتر میں بھیجدینگے** ، انکے روپیہ میں سے صرف آٹھہ آنہ ضروري اخراجات خط و کتابت کیلیے وضع کرکے باقي ساڑھے سات روپیہ اس فنڈ میں داخل کردیا جائیگا ' اور ایک سال کیلیے اخبار انکے نام جاري کردیا جاے گا - گویا ساڑھے سات روپیہ وہ اپنے مظلوم و ستم رسیدہ برادران عثمانیہ کو دینگے ' اسکا اجر عظیم اللہ سے حاصل کرینگے ' اور صرف آٹھہ آنے میں سال بھر کیلیے الہلال بھي (جو جیسا کچھہ ہے ' پبلک کو معلوم ہے) انکے نام جاري ہوجائیگا - اس طرح چار ہزار خریداروں کی قیمت ۳۰ - ہزار روپیہ فراہم ہو سکتا ہے اور دفتر الہلال آپے خود فائدہ اٹھانے کي جگہ ' اس کارخیر کیلیے وقف کر دیتا ہے -

یورپین ترکي کے بے خانماں مہاجرین
جامع ایاصوفیا کے سامنے

(۵) اس وقت ماہوار تین سو تک نئے خریداروں کا اوسط ہے - لیکن دفتر ۳۰ - جون تک کیلیے اپني تمام آمدني اپنے اوپر حرام کرلیتا ہے - دفتر اس وقت تک کئي ہزار روپیے کے نقصان میں ہے ' اور مصارف روز بروز بڑھتے جاتے ہیں ' تاہم اس تار کو پڑھکر طبیعت پر جو اثر پڑا ' اس نے مجبور کردیا ' اور جو صورت اپنے اختیار میں تھي ' اس سے گریز کرنا ' اور صرف دوسروں ہي کے آگے ہاتھہ پھیلاتے رہنا ' بہتر نظر نہ آیا - یورپ میں اخبارات کے دفتر اپني جیب سے ہزاروں روپیہ کار خیر میں دیتے ہیں - شاید اردو پریس میں یہ پہلي مثل ہے ' لیکن اسکی کامیابي اس امر پر موقوف ہے کہ برادران ملت تغافل نہ فرمائیں اور اس فرصت سے فائدہ اٹھاکر فوراً درخواست خریداري بھیجدیں - ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم -

(۶) الہلال - اردو میں پہلا ہفتہ وار رسالہ ہے ' جو یورپ اور ترکي کے اعلے درجہ کے با تصویر ' پر تکلف ' خوشنما رسائل کے نمونے پر نکلتا ہے - اسکا مقصد وحید دعوت الی القران ' اور امر بالمعروف و نہي عن المنکر ہے - محققانہ علمي و دیني مضامین کے لحاظ سے اسکے امتیاز و خصوصیت کا ہر موافق و مخالف نے اقرار کیا ہے - اس نے ہندوستان میں سب سے پہلے ترکي سے جنگ کي خبریں براہ راست منگوائیں ' اسکا باب "شئون عثمانیہ" ترکي کے حالات جنگ کے واقعات صحیحہ معلوم کرنے کا مخصوص ذریعہ ہے - "نامورانِ غزوۂ طرابلس و بلقان" اسکي ایک با تصویر سرخي ہے ' جسکے نیچے وہ عجیب و غریب موثر اور حیرت انگیز حالات لکھے جاتے ہیں ' جو اپنے مخصوص نامہ نگاروں اور خاص ذرائع معلومات سے حاصل کیے جاتے ہیں - مقالات ' مذاکرۂ علمیہ ' حقائق و دقائق ' المراسلۃ و المناظرہ ' اسئلۃ و اجوبتہا اسکے دیگر ابواب و عنوان مضامین ہیں - آٹھہ آنے میں شاید ایک ایسا اخبار برا نہیں -

(۷) درخواست میں اس اعلان کا حوالہ ضرور دیا جائے ' اور کارڈ کی پیشاني پر " اعانۂ مہاجرین " کا لفظ ضرور لکھا جاے -

دشمن دوست نما ! !

غیر اقوام پر حکمرانی کے باب میں روسی قوم دیگر اقوام یورپ سے بہت پیچھے ہے -

دیگر اقوام نے لفظی ہمدردیوں' خوش آیند قرار دادوں' اور دلکش وعدوں سے محکوم اقوام کے دل اپنے دست فریب و خدع میں لے لیے ہیں' اور پھر اسکے بعد جو کچھہ کرنا مقصود ہوتا ہے' پس پردہ' پوری خوش اسلوبی سے انجام دیا جاتا ہے' لیکن روس کی حالت اسکے بالکل برعکس ہے - وہ ہمیشہ اپنی رعایا کو خشونت و درشتی اور تیغ و تفنگ سے اپنے ہاتھہ میں رکھنا چاہتا ہے' اور حق یہ ہے کہ تلوار بکف دشمن' در استین خنجر سے ہزار درجہ بہتر ہے -

تازہ عربی ڈاک سے معلوم ہوتا ہے کہ ادنان کے مدرسۂ عثمانیہ کے تمام معلمین و متعلمین نے متفقہ طور پر ایک عرضداشت (میموریل) حکومت کے نام بھیجی تھی' جسمیں اصلاح تعلیم کی درخواست کی گئی تھی' مگر حکومت روس نے اپنی دیرینہ خشونت کے ساتھہ یاد داشت کو نامنظور کر دیا -

اسی ڈاک میں ایک زیادہ شرمناک و عبرت انگیز واقعہ کا ذکر ہے -

مسلمانان بیشیقورستق ایک جامع مسجد تعمیر کرنا چاہتے تھے - حسب قانون میونسپلٹی انہوں نے اجازت کی درخواست دی - جو جگہ تجویز کی گئی تھی' اس کے پاس ایک گرجا تھا - میونسپلٹی کے چیئرمین نے پادری کو بلایا' اور اس سے درخواست کی بابت مشورہ کیا - پادری نے جواب دیا کہ گرجا کے قریب مسجد بنانا مذہباً جائز نہیں' اسلیے درخواست واپس کردی گئی -

الشر قد ینتج الخیر

سطحی نظریں ان حرکات شنیعہ کی بناء پر روس پر نفریں بھیجیں گی' اور اسکو محکوم اقوام کے لیے قہر الہی خیال کرینگی' مگر دقیقہ رس نظریں جانتی ہیں کہ یہ قہر الہی نہیں بلکہ تازیانۂ بیداری ہے - حاکم کا علانیہ ظلم و ستم اور خشونت و درشتی محکوموں کے جذبات کو بیدار کرتا ہے' انہیں حریت و استقلال کی تعلیم اور جانبازی و سر فروشی کا درس دیتا ہے - دنیا میں قوموں نے علم استقلال اسی وقت بلند کیا ہے' جب یا تو حکمراں قوم کی علانیہ ظلمرانی حد سے گذر گئی' یا محکوم قوم کا احساس اس قدر تیز ہو گیا کہ مخفی مظالم کا بھی احساس ہونے لگا - پس ترکستان و کوہ قاف میں روسی مظالم' عذاب الہی نہیں بلکہ معلم حریت ہیں' جو غلامی اور محکومی کا جوا پھینکدینے کے لیے انہیں تیار کر رہی ہے -

لیکن اسکے مقابلے میں جو حکومتیں بظاہر نرمی و رافت' اور حسن سلوک و مسامحت کی پالیسی پر کاربند ہوتی ہیں' اور اپنے ہر سخت سے سخت استبدادی اور ظلم آمیز عمل کو بھی ازادی کا نقاب پہنا کر ظاہر کرتی ہیں' انکا وجود مخلوقات الہی کیلیے سب سے بڑا قہر ہے - کیونکہ طبیعتیں انکی ظاہر فریبیوں کا شکار ہو جاتی ہیں' اور انکی نرمی و رافت' حس و بیداری کو کروٹ لینے کی مہلت نہیں دیتی -

یاد رکھنا چاہیے کہ بے نقاب دشمن' دوستی کے نقاب پوش دشمن سے بدرجہا بہتر ہے : و ان فی ذلک لایات لقوم یتفکرون -

---

حقلۂ جنگ موجودہ حکومت نے چاہا تھا کہ قسطنطنیہ کی فضا کو سازش کے جراثیم سے پاک کردے' مگر یہ کیونکر ممکن ہے' جب پیرا میں اسکی پرورش کے لیے تربیت خانے قائم ہوں' اور لندن کے ماہرین فن نقشہ ہاے تربیت بلا انقطاع بھیج رہے ہوں ؟

مرحوم محمود شوکت پاشا کے قاتل کے ساتھہ اسکے اعوان و انصار کے حق میں بھی موت کا فتوی صادر کیا گیا تھا کہ اس فتنۂ اسلام سوز کا خاتمہ ہو جائے - مگر کار فرما ہاتھہ کی چابک دستی دیکھو ! اس تعذیب و تنکیل سے کیسی طلائی فرصت کا کام لیا ہے ؟ اگر رؤٹر کا بیان صحیح ہے تو اس قتل عام کے متعلق غلط فہمی سے پورا فائدہ اٹھایا جا رہا ہے' اور انتقام کے پردے میں دولت عثمانیہ کے اصلی فرزندوں کے قتل کے لیے بھی سازشہاے تازہ کے ساتھہ وسیع تیاریاں ہو رہی ہیں ! !

جس قوم کی یہ حالت ہو کہ دشمن کے لگاے ہوے زخموں سے جسم چور چور ہو' مگر با ایں ہمہ غیروں پر چلانے کی جگہ' آپس ہی میں تلوار چلا رہی ہو' اسکا خدا ہی حافظ ہے -

مگر اس تلوار کے قبضے کن ہاتھوں سے متحرک ہیں ؟ پس پردہ کن ہاتھوں میں ڈور ہے' جو پتلیوں کو نچا رہی ہے ؟

ایک طرف تو یہ حالت ہے کہ سازشوں کی بدولت حکومت کی بنیاد کشتی طوفانی ہو رہی ہے' دوسری طرف (بقول رؤٹر) خزانہ کی یہ حالت کہ سرکاری ملازمین کی تنخواہیں وسط مارچ سے واجب الاداء ہیں' اور اب جنگی کے عہدہ داروں کی تنخواہیں بھی نہیں ملتیں - روپیہ کے اسدرجہ قحط اور بعض اشد ضرورتوں سے عاجز آکر حکومت کو چند زمینوں کے فروخت کا فیصلہ کرنا پڑا -

روس کا توسط اب تک سرویا نے منظور نہیں کیا - ۲۴ - جون کے تار میں جو خبر دی گئی تھی' اسکی تغلیط ۲۷ - کے تار میں کردی گئی ہے - بلغاریا نزاع انگیز مقامات سے اپنی فوج ہٹانے پر راضی نہیں - اسکا قدرتی نتیجہ یہ ہے کہ یونان اور سرویا کو بھی اپنی اپنی فوجوں کے ہٹانے سے انکار ہے - سالونیکا سے آئی ہوئی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ زلیٹو میں جنگ رو بہ ترقی ہے - فریقین کا سخت نقصان ہو رہا ہے - اور اسوقت تک سرویا کے اعوان و انصار کی تعداد برابر بڑھتی جاتی ہے -

وائنا میں بیان کیا گیا ہے کہ رومانیا بلغاریا کو دھمکی دے رہی ہے کہ اگر بلغاریا نے سرویا کے خلاف اعلان جنگ کر دیا تو وہ بھی اسکے خلاف اعلان جنگ کر دیگی - اسکوب میں بارہ ہزار مانٹی نیگری پہنچگئے ہیں - سروی فوج نے پر جوش نعروں اور دستکوں سے انکا استقبال کیا - ایک نامہ نگار بلغراد سے لکھتا ہے کہ ۲۰ - ہزار البانی سرویا کے طرف سے لڑنے کے لیے تیار ہیں' جسمیں سے ۶ - سو اسکوب پہنچگئے -

جسم زخموں سے چور' گھر میں سازشوں کی آگ مشتعل' خزانہ خالی' مگر با ایں ہمہ دولت عثمانیہ پھر میدان جنگ میں اترنے کے لیے تیار ہے ! اخبار مذکور کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ ایک جلسے میں تمام وزراء نے بالاتفاق طے کیا کہ اگر سیرس' کیویلا' ڈراما سے بلغاریا نے اپنی فوجیں نہ ہٹالیں' اور جنگ چھڑ گئی' تو یونان کی طرف دولت عثمانیہ اپنا دست اعانت دراز کریگی - نامہ نگار کا بیان ہے کہ مجھسے ایک ذمہ دار جماعت نے بیان کیا کہ " اگر ان حلفاء میں باہم جنگ ہوئی' اور وہ جنگ بلغاریا کے حق میں مضر ثابت ہوئی' تو ممکن ہے کہ موخر الذکر بالکل پیچھے ہٹا دیا جائے' اور اپنی فتوحات کے نہایت ذرا سے حصے پر قانع ہو جائے - یہ ناممکن ہے کہ ہم جنگ کے وقت بالکل علحدہ رہیں - فوجوں کا متفرق ہونا ابھی ملتوی رہیگا " -

مگر سوال یہ ہے کہ کیا عثمانیوں نے ابھی تک یورپ کو نہیں پہچانا ؟ کیا ہلال کے پاس سے جو صلیب کے پاس جا چکا ہے' اسکو یورپ پھر ہلال کے پاس واپس آنے دیگا ؟ کیا انکو نہیں معلوم کہ گلاڈسٹون کی روح کا بھوت اسوقت تمام یورپ میں حلول کر چکا ہے ؟ فما لہا ولاء القوم' لا یکادون یفقہون حدیثا ! !

الهلال

۲۶ - رجب ۱۳۳۱ هجری

الداء والدواء

یعنی

جماعت " حزب الله " کے اغراض و مقاصد

(۲)

ان الذین کذبوا بایاتنا و استکبروا عنها ' لا تفتح لهم ابواب السماء ولا یدخلون الجنة ' حتے یلج الجمل في سم الخیاط ' وکذالک نجزي المجرمین - (۷ : ۳۹)

جن لوگوں نے همارې آیتوں کو جھٹلایا ' اور همارے آگے جھکنے کي جگهه غرور سے اکڑ بیٹھے ' تو یاد رکھو که انکے لیے نه تو کبھي آسماني برکتوں کا دروازه کھلے گا ' اور نه کامیابیوں اور کامرانیوں کی بہشت حیات میں داخل هوسکیں گے - هاں اگر ایسا هوسکتا هے که سوئي کے ناکے میں سے اونٹ گذر جاے ' تو یه بھي ممکن هے که وه بھي بغیر اسکے فلاح پا جائیں -

بیا که روے بمحرابگاه نور نهیم * بناے کعبهٔ دیگر ز سنگ طور نهیم !
حطیم کعبه شکست و اساس قبله بریخت * بتازه طرح یکے قصر بے قصور نهیم !
علم طاق حرم تا بچند مصلحت ست * که داغ عشق به پیشانی غرور نهیم !
تو نطع دیر فرو چین که ما قرابهٔ مے * بشهپر ملک و طیلسان حور نهیم !
ز جوش جرعه کشاں صد قیامت انگیزم * جهاں جهاں ز صراحي باده صور نهیم !
بصومعه که بسوزد دماغ خلوتیاں * خفاے صومعه در عرصهٔ ظهور نهیم !
نفس بگرمي ایں بزم تا یکے (فیضي) ؟
دگر بمجلس روحانیاں بخور نهیم !

و الشمس وضحاها ' و القمر اذا تلاها ' والنهار اذا جلاها ' والیل اذا یغشاها ' و السماء و ما بناها ' و الارض و ما طحاها : که زمین کا ذره ذره مستعد ' افتاب کي شعاعیں درخشنده ' آسمان کے بخار منجمد امادهٔ نزول ' قوتوں کا نمو ' بالیدگیوں کا ظهور ' اور محرکات کا اجتماع هر طرف موجود هے ' اور عالم نشو و نما کے ملائکهٔ مدبره وقت کے منتظر ' اور تخم ریزي کے استقبال کیلیے چشم براه هیں - دهقان کي قسمت اوج پر ' اور زمین کا طالع کامراني کے افق پر چمک رها هے - وقت هے که کل کو کاٹنے والے آج بولیں ' اور کل جو اپني زمینیں بھرنے والے هیں ' آج اپنے دامن کو چند بیجوں سے خالي کردیں - پر ضرور هے که هاتھه تجربه کار ' دانه صحیح و سالم ' اور دهقان محافظ و نگراں هو - تا زمین کي مستعدي بیکار نه جاے ' اور اس سے جیسي بهتر غذا کل کیلیے طلب کی جاتي هے ' ویسي هی بهتر غذا آج اسے دی بھی دي جاے :

و سخر لکم اللیل و النهار ' و الشمس و القمر و النجوم مسخرات بامره ' ان في ذالك لایات لقوم یعقلون - وما ذرا لکم في الارض مختلفا الوانه ' ان في ذالك لایات لقوم یذکرون (۱۶ : ۱۴)

" اور الله نے رات کي رطوبت ' اور دن کي حرارت کو ' اور اسکے سرچشموں یعني سورج اور چاند کو ' نیز تمام ستاروں کے خواص و تاثرات کو اپنے حکم سے تمهارا تابع کردیا هے ' اور صاحبان عقل کیلیے ان میں حکمت الهیه کي بهت سي نشانیاں هیں ! اور پھر وه زمین کي پیداوار اور زراعت کے نتائج ' جو تمهارے لیے پیدا کر رکھے هیں - جنکی طرح طرح کي رنگتیں اور صورتیں هیں - سو غور و فکر کرنے والوں کیلیے ان میں بھی صدها بصیرتیں اور حکمتیں پوشیده هیں !! "

حکمت امثال

میں نے اس مضمون کو موسموں کے تغیرات ' بارش کے نزول ' اسکے علائم و اثار ' اور زمین کي خشک سالي اور نشاط و شگفتگي کي تمثیل سے شروع کیا ' جو بظاهر نفس موضوع سے کوئي ربط نمایاں نهیں رکھتي ' اور ایک غیر مربوط گریز کے ذریعه تمهید مقصد

سینۂ ملت کے تازہ ترین داغ

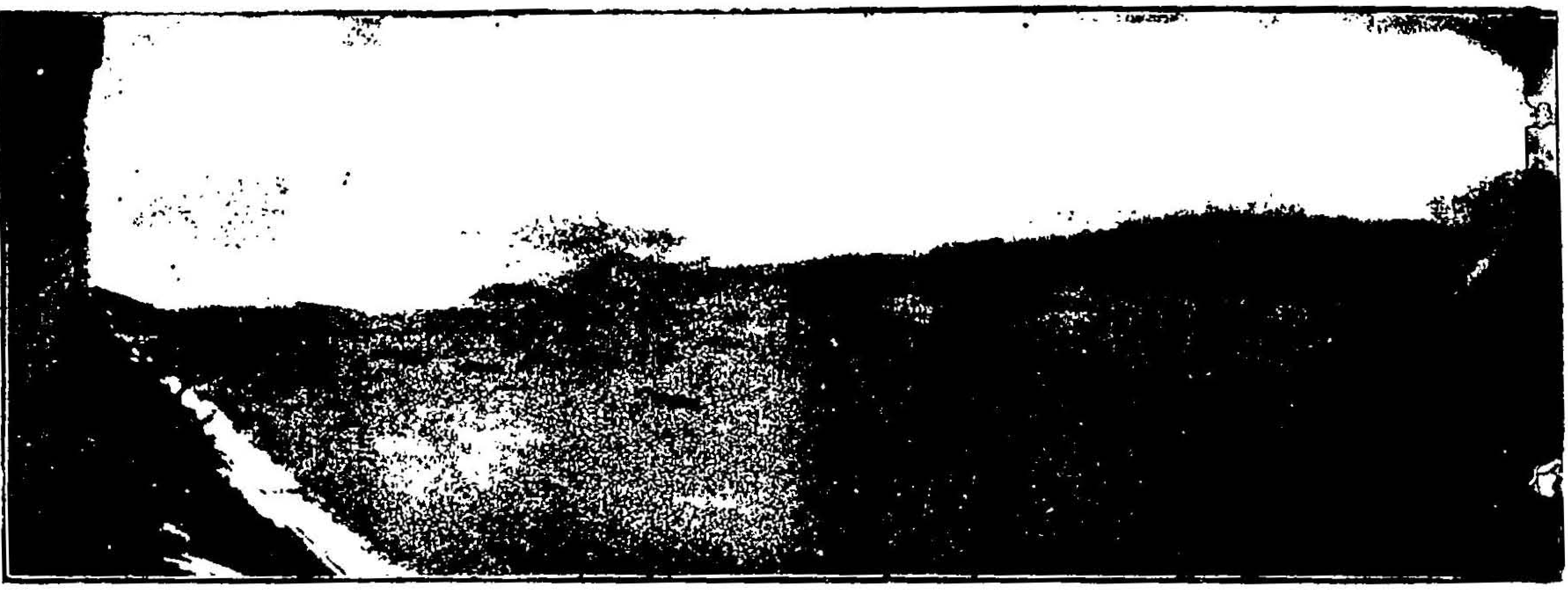

سلانیک کا ایک لب سمندر منظر

البانیہ کے مناظر جمیلہ

سے ملا دی گئی ہے - پھر لوگوں کو تو انتظار معجزہ جماعت کے اغراض و مقاصد کا ہے' ۔ صبعي تغیرات' اور انکے اثار و ما بعد نتائج کے معمّوں کو اس سے کیا تعلق ؟

معلوم نہیں پچھلے نمبر کو پڑھتے ہوے یہ خیال آپکے ذھن میں پیدا ہوا یا نہیں ؟

لیکن خدا تعالی نے قران کریم کے ذریعہ اس بارے میں ہمیں ایک بصیرت بخشی ہے : وله المثل الاعلى في السماوات والارض وهو العزيز الحكيم (۳۰ : ۲۶) اور اس کا درس ہمیں بتلاتا ہے کہ مطالب عالیہ و مقاصد الہیہ کے اظہار کیلیے بہترین وسیلۂ اظہار' تمثیل ہے - یہی سبب ہے کہ تم ہر جگہ اس کتاب عزیز میں امثال و نظائر کا ایک ذخیرۂ وافر پاتے ہو' اور کہیں ہواؤنکی تصریف' کہیں بادلوں کے انبساط' کہیں زمین کے نشو و نما' کہیں لیل و نہار کے اختلاف' کہیں موجودات و مخلوقات کے مختلف اشکال و الوان' کہیں کواکب و سیارات کے طلوع و غروب' کہیں انقلابات طبیعیہ کے مناظر جمیلہ' اور کہیں رعد و برق کے مرایاء مدھشہ و مخوفہ کے اندر' وہ اسرار حکمیہ اور معارف الہیہ بیان کردیے گئے ہیں' جو فہم انسانی کا منتہاے ادراک ہیں : ولقد ضربنا في هذا القرآن من كل مثل لعلهم يتذكرون (۲۹ : ۳۹)

منجملہ امثال قرانیہ کے' ظہور اثار و علائم بارش کی ایک لطیف و بدیع' اور جامع و مانع تمثیل ہے' جس پر سب سے زیادہ زور دیا گیا ہے' اور جسکے اندر انسان کی قلبی و روحی حیات و ممات' اقوام و ملل کے انقلابات' ملکوں اور حکومتوں کے تسلط و تنزع' اور ہدایت الہی اور شقاوت انسانی کے مختلف مدارج و مراتب کی نسبت صدھا اشارات و بیانات پوشیدہ ہیں : وما يعقلها الا العالمون -

پس غور کیجیے تو آج بھی پیش نظر مطالب کے اظہار کے لیے اس تمثیل سے بڑھکر اور کوئی جامع اور بین ذریعہ نہ تھا - بظاہر یہ تمہیدٗ آپکو اصل مقصود سے غیر متعلق نظر آتی ہے - لیکن آگے چلکر سیر مطالب میں ہر قدم پر آپ دیکھیں گے' کہ جو کچھہ مقصود اصلی تھا' وہ دراصل اسی کے اندر عرض کردیا گیا' اور وعرض مقصد کے ہر موقع پر یہی تمثیل ہے' جو اپنے اشارات کی شرح و تفسیر کر رہی ہے : وكذلك يضرب الله الامثال' لعلهم يتذكرون ! !

عصر انقلاب و ظہور استعداد

فصل کاٹنا اسان اور دلخوش کن ہے' پر بیج کا بونا مشکل اور محنت کا محتاج ہے - جس طرح زمین پر سال میں ایک یا دو مرتبہ ہی وہ موسم آتا ہے' جب اسکا ذرہ ذرہ قوت نشو سے لبریز' اور اسکا چپہ چپہ استعداد نموء سے امادۂ تخم ریزی ہوتا ہے' بعینہ اسی طرح قوموں اور ملکوں کی حیات و ممات اور عروج و زوال کے بھی مخصوص و معدود اوقات ہیں' جو اپنے اپنے وقتوں پر ظہور کرتے ہیں - وہ زندگی اور ارتقا کی استعداد و صلاحیت کا ایک دور ہوتا ہے' جو صرف اسلیے آتا ہے تاکہ اس فرصت سے فائدہ اٹھانے والے فائدہ اٹھالیں' اور جنکے پاس کاشت کاری کیلیے بیج موجود ہیں' وہ وقت کو مساعد دیکھکر تخم پاشی کرلیں -

اسوقت قوموں کے اندر تغیر و انقلاب کی موجیں لہرانے لگتی ہیں' تنبہ و اعتبار کی ہواؤں کا زور ہوتا ہے' مصائب کے اشتداد اور غموم و ھموم کے استیلاء سے سوئی ہوئی قوتیں بیدار ہو جاتی ہیں - پُرانے زخم ہرے ہو جاتے ہیں' مندمل زخموں کے ٹانکے کھل جاتے ہیں' اور نئے زخموں کے اندر سے خون کے چشمے اُبل اُبل کر بہنے لگتے ہیں - پس یہ ایک عصر انقلاب اور ایک دور استعداد حیات ہوتا ہے جو ہر طرف چھا جاتا ہے' اور سرزمین روح و قلب کے ذرے ذرے کے اندر حیات ملی کے نشو و نما کی استعداد تام پیدا ہو جاتی ہے -

پھر اُس وقت زمین کو جستجو نہیں ہوتی' جو سیر حاصل ہو - پانی کی تلاش نہیں ہوتی' جو آسمان سے برسے - آفتاب کی ضرورت نہیں ہوتی' جو اپنی تمازت و حرارت سے زندگی بخشے - بلکہ صرف ایک ہاتھہ کی ضرورت ہوتی ہے' جو موسم کو دیکھے فرصت کو سمجھے' اور ایک صحیح و سالم بیج اس زمین مستعد کے سپرد کردے' تا وہ کِلے اور پھوٹے' اور پھر زندگیوں اور کامیابیوں کا درخت تناور اور شجرۂ طیبہ بنکر' قدرت الہی اور حکمت سرمدی کا ایک معجزۂ محیر العقول ہو :

هو الذي انزل من السماء ماء لكم منه شراب ومنه شجر فيه تسيمون - ينبت لكم به الزرع والزيتون والنخيل والاعناب ومن الثمرات' ان في ذلك لايات لقوم يتفكرون (۱٦ : ۱۰)

" وہی تو قادر مطلق ہے' جس نے اسمان سے پانی برسایا - اور وہ ایک طرف تو دریاؤں' آبشاروں' اور تالابوں کی صورت میں جمع ہوکر تمہارے پینے اور سیراب ہونے میں کام آتا ہے' اور دوسری طرف زمین کی روئیدگی کے ظہور کا وسیلہ بنتا ہے - اُس سے درخت پرورش پاتے ہیں اور تم اپنے مویشیوں کو ان میں چراتے ہو - اُسی پانی سے خدا تمہارے لیے زمین کی زراعت و کاشت کو سر سبز کرتا ہے' اور طرح طرح کے پھل اُن میں پیدا ہوتے ہیں ! غور کرو تو ارباب فکر و بصیرت کیلیے اسمیں حکمت الہیہ کی ایک بہت بڑی نشانی ہے ! ! "

اس فصل کیلیے تخم

" اصلاح " اور " عمل " کی دعوتیں ھی وہ بیج ہیں' جنکی اس موسم نمؤ اور دور استعداد میں سرزمین ارواح و قلوب کو ضرورت ہوتی ہے - ایک بیج کے بار آور ہونے کیلیے جن جن شرائط کی ضرورت ہے' وہ سب کی سب قدرتی طور پر اُس وقت مہیا ہو جاتی ہیں - زمین کی درستگی کی ضرورت نہیں ہوتی' کیونکہ حس و بیداری کی وجہ سے دلوں میں اضطراب و جوش موجود ہوتا ہے - افتاب کی تمازت و حرارت بھی مطلوب نہیں ہوتی' کہ مظالم کا اشتداد' خونریزیوں کی کثرت' اور ذلت و رسوائی کی انتہا' سوزش و تپش کی آگ سلگا دیتی ہے - باران رحمت الہی جو اقلیم نباتاتی کا سلطان و حکمراں ہے' وہ بھی امادۂ کار ہوتا ہے کہ پانی کی جگہہ قتیلان ظلم و استیلا کا سیلاب خونین زمین کو سینچنے اور بیج کو گلانے کیلیے ہر طرف موج زن ہوتا ہے - پس اس وقت صرف ایک صحیح صداے دعوت' ایک صداقت آگین تحریک عمل' اور ایک موصل الی المقصود سفر کے بیج ھی کی ضرورت ہوتی ہے' جو طیاریوں اور آمادگیوں کے اس نامیہ زار حیات میں سپرد خاک کردیا جاے پھر زمین اپنی استعداد کو' حرارت اپنی آمادگی کو' اور پانی اپنی طیاری کو فوراً صرف کار کردے' اور تھوڑے ھی دنوں کے اندر قدرت الہی اس ذرۂ تخم کو اشجار و اثمار' اور برگ و بار کی ہیئت عظیمہ اور منظر فخیمہ کی صورت میں' اپنی غیبی نشؤ و نما' اور الہی ربوبیت کی توفیق فیضان سے بلند و استوار فرمادے :

الم تر كيف ضرب الله مثلا كلمة طيبة كشجرة طيبة' اصلها ثابت وفرعها

" اللہ تعالی نے نیک دعوت اور پاک تحریکوں کی کیسی اچھی مثال دی ہے ؟ یعنی دعوت الہی مثل ایک مبرک اور

ملکوتی درخت کے ہے ' وہ اسکي جڑ زمين کے اندر مضبوط ' اور اسکی بلند ٹہنیاں آسمان تک پہنچی ہوئیں !! وہ قوۃ الہیہ کي نشؤ فرمائی سے ہروقت کامیابی کا پہل لاتا رهتا هے - اور یہ درخت کا ذکر	فی السماء' تؤتی اکلها کل حین باذن ربها ' ویضرب الله الامثال للناس لعلهم یتذکرون ' (۱۴ : ۲۹)

دراصل ایک تمثیل هے جو الله بیان کرتا هے ' تا که لوگ سونچیں اور غور کریں "

عالم اسلامي اور عصر استعداد

آج دنیا اسي عصر انقلاب ' اور عالم اسلامي اسی دور استعداد سے گذر رها هے - ارتقا بعد از انحطاط ' عروج بعد از محاق ' اور حیات بعد الممات کا موسم همیشه ایسا هي رها هے ' جیساکه آج هے - طوفانوں کے بعد جب امن هوا هے ' زلزلوں کے بعد جب سکون هوا هے ' صرصر مخالف کے بعد جب نسیم مراد چلي هے ' تاریکي کے بعد جب روشني چمکی هے ' ظلمت کے بعد جب نور نمایاں هوا هے ' رات کے بعد جب دن نکلا هے ' ظلم کے بعد جب انصاف کا علم لہرایا هے ' خون کے بعد جب سرچشمۂ حیات بہا هے ' اور طغیان و فساد کے بعد جب صداقت و عدل کی فوجیں نمودار هوئی هیں ' یعنی ڈوبنے کے بعد جب کبھی ڈوبنے والے ابھرے هیں ' گرنے کے بعد جب کبھی گرنے والے اٹھے هیں ' اور مرنے کے بعد جب کبھی مرنے والے زنده هوے هیں ' تو بعینه دنیا کے چہرۂ کہانت پر ایسی هی علامتیں پڑھی گئی هیں ' جیسی که آج هر چشم حقائق آگاه پڑھسکتی هے - اسکی صدائیں ایسے هی پراسرار رهی هیں ' اور اسکی نگاه گوبا نے همیشه ایسی هی اشارے کیے هیں - اس نے جب کبھی کوئی کروٹ لی هے ' تو اس سے پہلے سمندروں میں ایسی هی لہریں اٹھی هیں ' اور اس نے جب کبھی اپني جگه بدلی هے تو اسمان پر اضطراب و شورش کی ایسی هی بدلیاں چھائی هیں -

آج عالم اسلامی بھی اور کسی شے کی طلبگار نہیں - وہ اٹھنے اور ابھرنے کیلیے نه تو آفتاب کی منتظر هے ' اور نه پیغام بارش لانے والی هواؤں کی - اسکی زمین خود بخود درست هوگئی هے - لاشوں نے کھاد کا کام دیا هے ' اور خون کے سیلاب نے پاني سے مستغنی کردیا هے ' یعني هوائیں جتنی چل رهی هیں موافق هیں ' موسم اپنے عین عروج اور کمال تاثیر پر هے ' اور بارش کی خبریں هر طرف سے آ رهی هیں - پس اگنے اور شاداب هونے کا کوئی سامان ایسا نہیں ' جسے رحمت الهی نے آج امة مرحومه کی کشت امید کو سرسبز و شاداب کرنے کے لیے مہیا نه کردیا هو - اور یه جو کہه رها هوں تو:

آفتاب کي اور اسکی شعاعوں کی قسم '	و الشمس وضحاها
جنکي حرارت زمینوں کو معتدل بناتي هے	و القمر اذا تلاها '
اور چاند کي ' جب وہ اسکے بعد نکلتا هے	و النهار اذا جلاها '
اور زمین کي قوت نمو کو متاثر کرتا هے '	و الیل اذا یغشاها '
اور دن کي ' جب وہ آفتاب کو نمایاں	و السماء وما بناها '
کرتا اور رات کي ' جب وہ آفتاب کو	و الارض وما طحاها '
چھپالیتی هے ' اور اسطرح زمین کے	(۹۱ : ۶)

نشو و نما کو اپنے اپنے وقت پر آسمان سے مدد ملتي هے - پس اسکي بھي قسم ' اور دراصل اسکی ' جس نے اسکي تمام موجودات کو بنایا ' اور نیز زمین کي ' اور اس حکیم و قدیر کی ' جس نے زمین کو طرح طرح کے اشجار و اثمار کا ایک دسترخوان نعام بناکر بچھا دیا هے " !!

بیج کا اخري وقت اور انتظار

جس طرح بارود کی سرنگ طیار هو جاتی هے ' اور اسکے پھٹنے اور پھر پہاڑ کے ریزہ ریزہ هوجانے کیلیے صرف ایک چنگاري کی کمی باقی رهجاتی هے - اور جس طرح سوکھی لکڑیوں اور خشک برگ و گیاه کے ڈھیر کے مشتعل هونے کیلیے صرف دیا سلاي کی ایک تیلی اور اس کی رگڑ کی ضرورت هوتی هے ' جو آگ کا ایک نعرۂ اشتعال پیدا کرکے شعلوں کا ایک تنور گرم کردے - بالکل اسی طرح کارساز قدرت نے زراعت و کاشتکاري کا تمام سامان مہیا کردیا هے اور صرف ایک بیج هي کی ضرورت هے ' جو هوشیار هاتھوں سے زمین پر گرے ' اور اس تمام ساز و سامان نمؤ و ظهور کو ضائع جانے سے بچالے -

اس دهقان کی قسمت پر اسے رونا نه آئیگا ' جسے برسوں کے بعد اچھا موسم اور عمده بارش نصیب هوئی هو - جسکے لیے زمین طیار اور وقت مساعد هو - هل پھر چکا هو ' اور صرف تخم ریزي کے دانوں کا زمین انتظار کر رهی هو - لیکن یه تمام ساز و سامان ضائع جارها هو ' اور جس نے اسی وقت کے انتظار میں بے چین راتیں اور مضطرب دن کاٹے تھے ' وہ یا تو بالکل بے خبر هو ' یا اٹھے بھی تو بیج ڈالنے کی جگه پانی کے ڈول بھر بھر کے پھینکنے لگے ' یا فصل کاٹ کر جمع کرنے کیلیے ایک گھر بنانا شروع کردے ' حالانکه جس بیج سے فصل طیار هوگی ' ابتک اسکا ایک دانه بھی زمین کو نصیب نہیں هوا هے !

پھر کہتا هوں که آج عالم اسلامی کی زمین اپنی طلب میں بیقرار هے ' اسکی خاک کے ذرے ذرے سے فغان طلب اور عشق مقصود کی صدائیں اٹھه رهی هیں - اسکا چپه چپه اپنے مطلوب کو پکار رها هے ' مگر پاني کیلیے نہیں ' روشنی کیلیے نہیں ' آفتاب کیلیے نہیں ' اور گو ان میں سے هر شے زمین کی روئیدگی اور بیج کی بالیدگی کیلیے ضروري هو ' مگر ان میں سے کسی کے لیے بھی نہیں - صرف بیج کیلیے ' ایک عمده اور سالم بیج کیلیے ' اور صرف بیج کیلیے - کیونکه بیج کی بالیدگی کیلیے ان تمام چیزوں کی ضرورت هے ' پر انکے لیے بیج کی ضرورت نہیں - کیونکه بیج کے بعد یه سب مفید هیں ' پر بیج کے بغیر ان میں سے کوئی چیز بھی کار آمد نہیں هوسکتی !!

ان هذا صراطی مستقیما

فاتبعوه ولا تتبعو السبل ' فتفرق عن سبیله ' ذلکم وصاکم به ' لعلکم تتقون (۶ : ۱۰۵)

میں نے کہا که صرف بیج کی ضرورت هے ' اور کسی شے کی نہیں اور همیشه یہی کہتا رهونگا - مگر سوال یه هے که وہ بیج کیا هے ؟

کیا ایک انجمن ' جسکی بہت سی شاخیں هوں ؟ ایک فنڈ ' جسمیں بے شمار روپیه هو ؟ ایک دفتر ' جسمیں اسی خاص قول و قرار پر بہت سے دستخط هوں ؟ کوئی شاندار اسکیم ' جسکی بے شمار دفعات هوں ؟ کوئی عهده داروں اور ممبروں کا مجمع ' جنکے لیے بہت سے القاب و خطابات هوں ؟ کوئی بڑے بڑے شاندار کاموں اور دنیا بھر کی ضرورتوں کو اپنے میں جمع کردینے والا ادعا ' جسمیں ازسرتاپا صدھا وعدے هوں ؟

نہیں ' کیونکه یه تمام چیزیں تو اس سے مدتوں اور لمحوں میں مہیا هوجا سکتی هیں ' پر وہ انسے پیدا نہیں هوسکتي -

تلاش تو بیج کي هے ' جو هر قوت نمو بخشنے والي چیز سے کام لے ' اور پھر ایک درخت بنکر شاخیں ' پتے ' ٹہنیاں ؟ اور پھل پھول ' سبھی کچھه پیدا کردے - آج بیج کو بارآور کرنے والے اسباب موجود هیں پر وهي نہیں هے ' جسکے بغیر ان میں سے کوئي بھی کام نہیں دیسکتا -

تنور گرم هوجاتا هے تو بہت سي انگیٹھیاں اس سے گرم کرلي جا سکتي هیں ' پر انگیٹھي تنور کا تو کام نہیں دیسکتي !

پھر وہ کونسی شے ہے ؟ ؟

پس میں کہتا ہوں ' اور از فرق تا بقدم ایک صداے زبانی ذکر کہتا ہوں - جبکہ یقین کي وہ لازوال طاقت میرے ساتھہ ہے ' جسکے لیے کبھي فنا نہیں - جبکہ وہ بصیرۃ الہي میرے دل کے اندر موجود ہے ' جسمیں کبھي تذلل وتذبذب نہیں - اور جبکہ وہ شہادت ایقانی میرے سامنے ہے ' جسکی رویت میں کبھي دھوکا اور فریب نہیں - کہ زندگیوں اور کامیابیوں کا وہ تخم مقدس ' کوئی انجمن ' کوئی اسکیم ' کوئی بے شمار خزانہ ' کوئی عہد حفاظت ' کوئی اقرار خدمت ' غرضکہ دنیا کی کوئی آواز اور انسانوں کی کوئی تدبیر نہیں ہو سکتی ' مگر

صرف وہ ایک ہي تحریک حق و صداقت ' جو مسلمانوں کو انکي حیات انفرادی و ملي کي ہر شاخ میں " مسلمان " بننے کي دعوت دے '

اور اپنی اس آواز کو انکے تمام صغار و کبار ' رجال و اناث ' اعالی و ادانی ' شہري و دیہاتی ' عوام و خواص ' غرضکہ ہر فرد ملت کے دل و جگر میں اتار دے کہ :

یا ایها الذین آمنوا ! ادخلوا فی السلم کافۃ و لا تتبعوا خطوات الشیطان ' انہ لکم عدو مبین !! (۲ : ۱۳۶)

اے وہ لوگو کہ ایمان اور اسلام کے مدعي ہو ! صرف دعوا کافي نہیں ' اگر زندگي چاہتے ہو تو اسلام میں پورے پورے آجاؤ ' اور شیطان کے قدم بقدم نہ چلو ! وہ انسانی ہدایت اور ارتقا و عروج کا ایک بالکل کھلا دشمن ہے !

اور اس طرح اتار دے کہ خدا کے بندے پھر صرف اُسی کے ہو جائیں - اسکے رشتے سے ٹوٹے ہوے پھر اسی کے ساتھہ جڑ جائیں ' اسکے دروازے سے بھاگے ہوے پھر اسی کی غلامی کی زنجیریں پہن لیں - اسکے چاہنے والے پھر ہر طرف سے کٹکر صرف اسی کو پیار کرنے لگیں - اسکے پکارنے والے پھر اُسی کی جستجو میں نکل جائیں ' اس سے غفلت کرنے والے پھر اُس روٹھے ہوئے کو منا لیں - اور اس ایک کی غلامی کا حلقہ پہن کر تمام دنیا کو اپنا غلام بنانے والے ' پھر اسی کي چوکھٹ پر جھک جائیں - تا کہ اسکے آگے جھک کر سب کے آگے سربلند ہوں ' اور اسکے آگے جبین نیاز جھکا کے سب کو اپنے آگے مسجود دیکھیں - یعنی ھجر کے بعد پھر وصال کی بزم آرائی ہو - محرومی کے بعد پھر کامرانی کے راز و نیاز ہوں ' اور نامرادي کے بعد پھر دولت مقصود و مطلوب سے دامن و آستین امید مالا مال ہو جاے !!

و ہو الذي یقبل التوبۃ عن عبادہ و یعفوا عن السیئات و یعلم ما تفعلون ' و یستجیب الذین آمنوا و عملوا الصالحات و یزیدہم من فضلہ (۴۲ : ۲۴)

" اور وہي غفور اور رحیم تو تمہارا معبود کارساز ہے ' کہ اسکے بندوں نے خواہ کتنی ہي اُسکی نافرمانیاں کی ہوں ' اور خواہ کتنی ہي سخت مصیبتوں میں مبتلا ہو گئے ہوں ' لیکن جب وہ اسکے آگے توبہ کا سر جھکاتے ہیں ' اور ہر طرف سے کٹکر صرف اسی کے ہو جانا چاہتے ہیں ' تو وہ انکی توبہ کو قبول فرما لیتا ہے اور انکی خطاؤں سے درگذر کر دیتا ہے - اور تم لوگ جو کچھہ کر رہے ہو اُسے رتی رتی معلوم ہے - اور پھر جو لوگ اُسکے احکام پر ایمان لاے اور اعمال صالحہ اختیار کر لیے ' تو وہ آن پر اپنی رحمت کا دروازہ کھول دیتا ہے ' انکی دعاؤں کو سنتا ہے ' اور انکی آرزوؤں کو پورا کرتا ہے ' اور اپنے فضل بندہ نواز سے انکو انکے حق سے بڑھکر اسکا بدلہ دیتا ہے !! "

اور پھر صدا سے میرا مقصود کیا ہے ؟ صداؤں کی تو کبھی بھی کمی نہیں رہی ہے - زبانوں نے ہمیشہ قدموں سے زیادہ کام کیا ہے ' اور دنیا میں ہمیشہ خاموش رہنے والوں سے چیخنے والوں کی تعداد زیادہ رہی ہے - پس صدا سے مقصود وہ آواز نہیں ہے ' جو کھوکھلے سینوں ' تاریک دلوں ' اور بے سوز حلقوں سے اٹھکر دوسروں کے اندر وہ چیز پیدا کرنا چاہتی ہے ' جو خود اسکے اندر نہیں ہے : اتامرون الناس بالبر و تنسون انفسکم (۲ : ۴۱) اور وہ انسانی آوازیں بھی مقصود نہیں ہیں ' جو گو کتنے ہی اچھے ارادوں اور دلفریب خواہشوں کے اندر ملفوف ہیں ' مگر خود انکے اندر ایک صداے محض اور آواز تہی سے زیادہ اور کچھہ نہیں ہے -

بلکہ میں اُس صداے رعد آساے قلب شکن ' اور نداء ضلالت رباے ہوش افگن کی طرف اشارہ کر رہا ہوں ' جو گو انسانوں کے حلقوں سے نکلتی ہو ' مگر در اصل ہدایت ربانی اور توفیق حقانی کی ایک صداء مقلب القلوب ہو ' جس نے لسان عباد کو اپنا ظاہر بنا لیا ہو - اور حق و صداقت کا ایک حسن مخفی ہو ' جو انسانی خال و خط کے اندر سے اپنے جمال حقیقی کی شعاعیں دکھلا رہا ہو - یعني وہ صدا ' جسکا مبدء زبان کی حرکت کی جگہ دل کا اضطراب ہے - جسکے اعلان کے لیے حلق سے اٹھنے والی آوازیں نہیں بلکہ دل کے پھڑکنے اور تڑپنے کي آواز مطلوب ہے جسکے سننے کے لیے دنیا کي تمام آوازوں کي طرح کان کي ضرورت نہیں بلکہ دل کی ضرورت ہے - جو گویائي کي زبان سے نہیں ' بلکہ خاموشي کے لبوں سے بولتی ' اور انسان کے پردہ ہاے سماعت سے نہیں ' بلکہ ایوان قلب و روح کی دیواروں اور محرابوں سے ٹکراتی ہے !!

لسانی اعجمی فی الہوی ' وہو ناطق
و دمعی فصیح فی الہوی وہو اعجم

کیونکہ گو بظاہر وہ آواز انسانی جماعتوں اور فردوں سے اٹھتی ہے ' مگر در اصل اس راز حقیقت کا نغمہ کچھہ اور ہی ہوتا ہے اور اس محمل صورت کے اندر ایک دوسري ہي لیلی ہے ' جسکے حسن حقیقت کا جمال خلوت گزیں مخفي ہوتا ہے -

بالفاظ سادہ تر

بہتر ہے کہ میں اپنے مطلب کو زیادہ واضح کردوں - میرا مقصود اُس صداے دعوت سے ہے ' جو محض آجکل کي مصطلحہ تحریک اور ایک رسمي آواز ہي نہو ' بلکہ اسکي داعي ایک ایسي جماعت ہو ' جو اپني زبانوں ہي کي طرح اپنے اعمال کے اندر بھي ایک صداے دعوت رکھے - جو سر سے لیکر پیر تک اُس دعوت کا ایک پیکر مجسم ہو ' جو دنیا کو اللہ کي طرف بلانے سے پہلے خود اللہ کے لیے ہو چکي ہو - اور بیماروں کو نسخہ دینے سے پہلے خود بھي اپنے لیے نسخہ لکھہ چکی ہو - اسکے اندر حقیقت اسلامیہ کي عملي روح ہو - اسکا دل جمال الہي کا مسکن ' اور اسکا چہرہ حسن حقیقت کا حجاب ہو - وہ دنیا کی تمام طاقتوں اور ماسوا اللہ قوتوں سے باغي ہوکر صرف خداء اسلام کي وفادار اور تابع احکام ہو ' اور ایک کے استغراق و استہلاک میں اسطرح فنا ہوگئی ہو ' کہ پھر دنیا کي صدہا قواء شیطانیہ کیلیے اسکے پاس کوئي متاع باقي نہ رہي ہو ' اور ہر آن و ہر لمحہ اسکے اعمال کي زبان حال " من رآني فقد راء الحق " کي صداے توحید سے غلغلہ انداز اقلیم روح و معني ہو - و للہ در ما قال :

انا من اہوی ' و من اہوی انا
نحن روحان حللنا بدنا
فاذا ابصرتني ' ابصرتہ
و اذا ابصرتہ ' ابصرتنا

جبکہ میرا اشارہ ایک ایسی جماعت کي طرف هے ' تو پھر کیوں متعجب هوتے هو اگر میں نے اسکي صدا کو صداء حق ' اور اسکے جمال کو جمال الهي کہا ؟ حالانکہ جو نفوس قدسیہ نفس و شیطان کے تسلط کی زنجیریں توڑکر " حقیقت اسلامیہ " کي معرفت و خود فروشي کے مقام کو اپنے اوپر طاري کرلیتے هیں ' یعني اپنی تمام قوتوں اور خواهشوں کے ساتھہ اللہ کے هاتھہ بک جاتے هیں ' اور هر طرف سے گردن موڑکر صرف اُسي قبلۂ ارواح و کعبۂ قلوب کے آگے منہ کرلیتے هیں' پھر وہ " مسلم " هوتے هیں ' اور " اسلام " کے معنے گردن کے رکھدینے ' حوالہ کردینے ' اور جھکا دینے کے هیں - پس جمال الهی انکي تمام قوتوں کا احاطہ کرلیتا هے ' اور انسکی هر چیز کو اپنے حسن کی تجلیات کا آئینہ بنا دیتا هے - وہ بولتے هیں تو اللہ کی آواز نکلتی هے ' چلتے هیں تو اللہ کے پانوں سے چلتے هیں ' اور دیکھتے هیں تو اللہ کی بصیرت سے دیکھتے هیں :

"گفتن او گفتن اللہ بود

گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

صحیح بخاري کي مشہور " حدیث ولي " تم کو یاد هوگي :

فاذا احببتہ کنت سمعہ	جب میں اپنے کسي بندے کو محبوب
الذي یسمع بہ ' و بصرہ	بنا لیتا هوں تو میں اسکا کان هوجاتا
الذي یبصربہ ' و یدہ	هوں ' وہ میرے کان سے سنتا هے -
التي یبطش بہا '	میں اسکي آنکھہ هوجاتا هوں ' میری
ولسانہ الذي یتکلم	آنکھہ سے دیکھتا هے - میں اسکا پانوں
بہ ' ولئن سألني	هوجاتا هوں ' میرے پاؤں سے چلتا هے -
لاعطینہ ' ولئن	میں اسکي زباں بن جاتا هوں ' میري
استعاذني لاعیذنہ	زبان سے بولتا هے ' پھر وہ جو کچھہ
(بخاري - کتاب التواضع)	مانگتا هے اُسے عطا کرتا هوں ' اور جب

میري طرف آتا هے ' اُسے پناہ دیتا هوں " !

و وراء ذاک فلا اقول ' لانني

سرلسان النطق عنہ اخرس

مصر کیلیے بھي رفارم اسکیم

آجکل مصر کے تمام اخبارات اس جدید قانون پر بحث کر رهے هیں ' جو سنہ ۱۸۸۳ ع کے قانون نظامی کے قائم مقام هوگا ' اور " مجلس شوری القوانین " اور " جمیعۃ عمومیہ " کے بدلے " جمیعۃ تشریعیہ " کو (یہی اسکا نام تجویز کیا گیا هے) قائم کریگا -

اسکے اعضاء کی تعداد اتنی هی هوگی ' جتنی کہ جمیعۃ عمومیہ کے اعضاء کی هوتی تھی - ان اعضاء کا انتخاب اس اصول پر هوگا کہ فی دو لاکھہ آدمی ایک عضو لیا جائیگا -

اس اصول کی بنا پر قاهرہ سے ۴ - اعضاء لیے جائینگے - اسکندریہ سے ۳ - غربیہ سے ۷ ' بحریہ سے ۶ ' وھلم جرا - کل منتخب اعضاء کی تعداد ۶۶ - هوگی -

ان منتخب اعضاء کے علاوہ ۱۵ - اعضاء کو خود حکومت نامزد دیگی - اس نامزدگی میں مختلف فرقوں اور پیشوں کی نسبت باهمی کا لحاظ رکھا جائیگا - یہ وهی مسئلہ هے جس پر هندوستان میں هندو مسلمان باهم جوتی پیزار کرچکے هیں اور کر رهے هیں -

قبطی ۸ لاکھہ هیں - اب فرض کرو کہ انکے دو هی ممبر منتخب هوے ' تو اس ۱۵ - میں دو قبطی مقرر کیے جائینگے ' تاکہ فی دو لاکھہ نفوس میں ایک عضو کا قاعدہ محفوظ رهے - فرقوں کے علاوہ پیشہ ور جماعتوں ' اطبا ' وکلاء ' علماء مذهب وغیرہ - کی طرف سے بھی مندوب (ڈیلیگیٹ) لیے جائینگے - لیکن ان تمام نامزدگیوں میں یہ امر ملحوظ رهیگا کہ کسی حالت میں بھی اس قسم کے اعضاء کی تعداد ۱۵ - سے زیادہ نہ هونے پائے -

لارڈ کرومر کے عہد میں مصر میں دو مجلسیں تھیں : ایک مجلس شوری القوانین ' اور دوسري جمعیۃ عمومیہ - اول الذکر کا کام وضع قوانین تھا ' اور دوسرے کا انفاذ قوانین - گویا یہ ایکزیکیٹو اور لیجسلیٹو کونسلوں کی قایم مقام تھیں - گو جمیعۃ عمومیہ کے اوامر و احکام کی پابندي حکومت کے لیے لازمی نہ تھی -

رعایا کے سینوں کو همیشہ گونہ گوں خوشگوار امیدوں کا تفرجگاہ رکھنا ' انگریزي قوم کي ما بہ الامتیاز خصوصیت هے - لارڈ کرومر نے اپنی اخرین رپورٹ میں مصریوں کو امید دلائي تھی کہ اگر وہ وطني جد و جہد سے باز آجائیں تو عنقریب انکو نیابتی اصول پر ایک مجلس دي جائیگی - لارڈ کرومر کے عہد تک مصر کي دونوں مجلسوں کي کارروائی ایسے حریم اسرار میں هوا کرتي تھی ' کہ جمہور کو یہاں کي تمام کارروائیوں میں سے صرف اپنی قسمت کا فیصلہ هي معلوم هوتا تھا -

لارڈ کرومر کے بعد سر ایلیڈن گورسٹ معتمد برطانیہ مقرر هوے - مجلس موعود کا وقت ابھی شاید نہیں آیا تھا ' اسلیے اسکے متعلق تو امیدیں هی امیدیں رهیں - البتہ اتني نوازش کا اظہار کیا گیا کہ ایوان مجلس کے دروازے وقائع نگاروں کے لیے کھولدیے گئے -

غالباً هندوستان کے تجربے کے بعد قارئین کرام کو یہ سنکے بالکل تعجب نہ هوگا کہ ان دونوں مجلسوں کی تمام زندگی میں صرف ایک واقعہ هی قابل ذکر هے -

مصر پر انگریزي پنجے کي گرفت کسیقدر مضبوط هو چلی تھی ' اسلیے امید تھي کہ اب اسکي فرمایشیں کبھی مسترد نہ هونگی - یورپ کے نقطۂ نظر سے نہر سویز کی اهمیت معلوم هے کہ اسکو کلید عالم سمجھیے تو بجا هے - لیکن دراصل یہ مصري ملکیت هے ' اور اسماعیل پاشا کی بد بختانہ غفلت سے انگریزوں کے هاتھہ چلی گئی هے - اب اسکے معاهدے میں بہت زیادہ مدت باقی نہ رهی تھی - اسلیے ایندہ کیلیے اسکی توسیع مدت کي تجویز پیش کی گئي -

تعلیم یافتہ جماعتوں نے اس تجویز کے خلاف نہایت سختی سے صداے احتجاج (پروٹسٹ) بلند کي - اور اس طرح اسکے خلاف ایجي ٹیشن پیدا کیا گیا کہ اسکي آواز بازگشت هر در و دیوار سے آنے لگي -

خدیو کي براے نام حکومت مجلس شوری اور جمیعۃ عمومیہ سے مشورہ کرنے کے لیے مجبور تھي -

لیکن انگلستان کے زرخرید غلام مرقس بک سمیکہ قبطي ممبر کے علاوہ ' دونوں مجلسوں کے تمام ممبروں نے بالاتفاق اس تجویز سے اختلاف کیا ' اور پوری جرأت سے تجویز مسترد کردی - اسي اختلاف کا نتیجہ تھا کہ انگلستان اس مرتبہ اپنی کوشش میں ناکام رہا ' اور آیندہ پھر اُسے ایک دوسری کوشش کرنی پڑے گي -

دونوں مجلسوں کي اس جرأت نے اپنے آپ کو انگلستان کي نگاهوں میں سخت مبغوض کردیا - اور غالباً اسي وقت سے طے کرلیا گیا کہ کسي نہ کسي طرح دونوں کو توڑ دیا جاے -

اس مجوزہ مجلس کي تقریب میں ظاهر کیا گیا هے کہ اس کا مقصد مصر میں بتدریج پارلیمنٹري حکومت کو روشناس کرانا هے - مگر ارباب نظر جانتے هیں کہ یہ ایک کھلونا هے ' جو هندوستانیوں کي طرح مصریوں کو بھي اسلیے دیا گیا هے ' تاکہ وہ اسي میں بہل جائیں ' اور اسطرح الجھے رهیں کہ تخلیۂ وطن کے مطالبے سے غافل هو جائیں ' اور (حسب تجویز ٹائمس) افریقہ میں سب سے پہلي اور سب سے آخري اسلامي سلطنت کو بھي " شاهنشاهي انگلستان کي آغوش شفقت و پناہ میں بے غل و غش جگہ مل جاے " ! فیا لیتہم یعلمون ای منقلب ینقلبون !

احرار اسلام

الحریۃ فی الاسلام

نظام حکومۃ اسلامیہ

و امرہم شوری بینہم (۴۲ : ۳۶)

(۱)

تمام دنیا میں جمہوریت کے خیالات پھیل رہے ہیں، شخصی استبداد و مطلق العنانی سے ہر جگہ نفرت کی جا رہی ہے، اور اس حقیقت کا اعتراف عام ہے کہ قانونی و سیاسی آزادی میں تمام انسان مساوی الدرجہ ہیں۔ قوم کو اپنے ثمرات ملک سے تمتع کا حق حاصل ہے۔ وہ اس حق میں دوسروں پر مقدم ہے۔

دنیا کی تمام قومیں اس حقیقت پر ایمان لا چکی ہیں، اور ہر ممکن ذریعہ و کوشش سے اسے حاصل کرنے کیلیے کوشاں ہیں۔ بعض اوقات میں ہدف مقصود تک پہنچ چکی ہیں، اور بعض پہنچنے کے قریب ہیں۔

لیکن مسلمان جو دنیا کی آبادی کا پانچواں حصہ ہیں، اس علم حقیقی سے بےخبر ہیں، اور جو باخبر ہیں وہ اس کے تصور [illegible] صورت مہیب ہے۔ حالانکہ اس حق طلب اور داد خواہ جماعت میں سب کے آگے مسلمانوں کو ہونا چاہیے [illegible] کا پیغمبر دنیا میں صرف اسلیے آیا تھا کہ انسانوں کو انسانوں کی غلامی سے نجات دلائے۔

یورپ کی قومیں دور سے نہری مسلمانوں کے اعمال و حرکات جہل عن العقیدہ کا تماشا دیکھ رہی ہیں۔ ہمکو از راہ عطف [illegible] اس راستے کے شدائد و خطرات سے مطلع کیا جاتا ہے، اور [illegible] کی ترک میں یہ تنبیہ کرنے والی آواز سنائی دیتی ہے کہ "دیکھنا! اس زنجیر کو جس سختی سے [illegible] سختی سے یہ پاؤں میں اور زیادہ ابت جائیگی"۔ [illegible] ارباب از راہ شفقت و نصیحت [illegible] ہمکو یہ بھی [illegible] ہیں کہ حریت حکومت کیلیے اس قسم کی کوششیں [illegible] تعلیمات قرآنیہ کے خلاف اور شرائع اسلام کے منافی ہیں۔

لیکن واقعہ یہ ہے کہ [illegible] مسلمانوں کی [illegible] ہیں، اور [illegible] پھر یاد آگیا ہے۔ [illegible] زندگی [illegible] ایک نیا ولولہ پیدا ہوگیا ہے، اور اسلام کی حریت و آزادی [illegible] نظر ڈالنی شروع کردی [illegible] ہدایت سے [illegible] ہمراہی ہونا [illegible] صراط مستقیم۔

[illegible]

[illegible]

اسلام حریت [illegible] انما [illegible] اسوۃ حسنۃ [illegible]

فی الآخرۃ حسنۃ" [illegible] دین و دنیا کی اصلاح کیلیے آیا تھا، اور اسی لیے دونوں جہان کی برکات اس سے ساقط نہیں۔ پھر اگر یہ فرض کرلیا جائے کہ اسلام کے خزانۂ ہدایت میں حسنات سیاست دنیاوی کا وجود نہیں، تو اسکے یہ معنی ہونگے کہ نصف خدمت انسانی کی انجام دہی سے وہ معذور رہا، حالانکہ ایسا تو کوئی مسلمان نہیں [illegible]۔ اسلیے ضروری ہے کہ ہم مسلمان اسلام کے کارنامہ ہاے [illegible] اور صرف اصلاح حکومت [illegible] سے آج واقفیت حاصل کرے۔

ظہر الفساد فی البر والبحر

آج سے ۱۳۳۱ برس پہلے کا واقعہ ہے کہ دنیا استبداد و استعباد کے عذاب الیم میں مبتلا تھی۔ غلامی کی زنجیروں سے اسکا بند بند جکڑا ہوا تھا۔ فرمانروایان ملک، امراے شہر، رؤساے قبائل، اپنے اپنے حلقہ [illegible] میں "ارباباً من دون اللہ" تھے، اور انکے ہاتھوں میں [illegible] کل مثل معدوم الارادہ آلات عمل کے [illegible] صرف اپنے قادر قابض کی [illegible] ہواے نفس [illegible] صداقت کی حقیقت اور امور [illegible] امرا کے چشم و ابرو کا ایک اشارہ اور [illegible] کی ایک جنبش تھی۔ مسیح سے [illegible] برس پہلے، ذات شاہی ہر تقدیس سے مقدس [illegible] اور ہر نقص و عیب سے مبرا تھی [illegible] وہ خدا تھی، خدا کا سایہ تھی [illegible] تھی!

[illegible] ایک فرعون [illegible] "انا ربکم الاعلی" [illegible] المدائن کے [illegible] بنتے تھے [illegible] ملوک و سلاطین۔

[illegible]

[illegible] ایک "عربی [illegible]" کا ظہور ہوا، جسنے اپنے معجزانہ زور و توانائی سے [illegible] الست [illegible] ہلا دیں [illegible] غلامی کی زنجیریں [illegible] ایک ضرب سے [illegible] اور [illegible] حریت [illegible] حقوق، اور ابطال [illegible] دنیا

قدیم (۱) کے قلب سے نکلکر تمام دنیا میں پھیل گئي - شاہان عالم مرتبۂ قدوسیت و معصومیت سے گرکر عام سطح انسانی پر آئے ' اور عام انسان ' سطح غلامي و حیوانیت سے بلند ہوکر مصر و بابل کے دیوتاؤں اور روم و ایران کے قیصر و کسری کے پہلو بہ پہلو کھڑے ہوگئے ' اور بقول گبن (مشہور مورخ) " قواے عمل و زندہ دلی جو صومعوں اور خانقاہوں میں پڑي سوتي تھي ' عساکر حجاز کي آواز دھل سے چونک پڑي ' اور اسلام کي اس نئي سوسائٹي کا ہر ممبر حسب استعداد فطرت و حوصلہ اپنے اپنے مرتبے پر پہونچ گیا " (۲)

یہ معجزانہ قوت و توانائی کیا تھی ؟ جلال روحاني سے بھري ہوئي ایک آواز تھي ' جو بوقبیس کي پہاڑي سے بلند ہوئي ' اور جس سے گنبد عالم کا گوشہ گوشہ گونج اٹھا ' کہ اے اہل عالم !

تعالوا الی کلمة سواء بیننا و بینکم ان لانعبد الا الله ولا نشرک به شیئاً ولا یتخذ بعضنا بعضاً ارباباً من دون الله (۳ : ۵۷)

آؤ ' ایک بات جو اصولاً و عقلاً ہم میں تم میں متفق علیہ ہے ' اوسکو عملاً بھي تسلیم کرلیں ' یعني خدا کے سوا کسیکي پرستش نکریں ' نہ اوسکي خدائي میں کسیکو شریک ٹھہرائیں ' اور نہ ہم خدا کے سوا ایک دوسرے کو اپنا خدا اور آقا بنائیں -

اس ایک آواز سے انساني جباري و الوہیت کے بت سرنگوں ہوکر گر پڑے - شہنشاہیوں کا پر اسرار اور عجیب الخواص طلسم ٹوٹ گیا ' بادشاہ ' خادم رعایا ' بیت المال ' خزینۂ عمومي - اور تمام انسان مساوي الرتبہ قرار پاگئے - عرب کے بادشاہ نے نہ اپنے لیے قصر و ایوان طیار کرایا ' نہ قاقم و دیبا کے فرش بچھاے ' نہ سونے چاندی کي کرسیوں سے دربار سجایا ' اور نہ اوسنے اپني ہستي کو انسانیت سے مافوق بتایا ' بلکہ علي الاعلان کہدیا :

انما انا بشر مثلکم میں بھی تمہاري ھي طرح ایک آدمي ہوں !

یہ تو عرب سے باہر کا حال تھا - خود عرب کا حال کیا تھا ؟ اطراف عرب یمن ' یمامہ ' غسان ' حیرہ ' بحرین ' عمان میں روم و فارس کے ماتحت جو ریاستیں تھیں ' وہ تو سرتا پا روم و ایران کے رنگ میں رنگي ہوئي تھیں - لیکن وسط عرب کي بھي حالت یہ تھي کہ اسلام سے پہلے وہ بالکل مبتلاے فوضویت تھا - جسطرح قبیلے قبیلے کا خدا الگ تھا ' اسی طرح ہر ہر قبیلے کا شیخ بھي الگ تھا ' آپس کي جنگ و جدال اور حرب و قتال نے تمام ملک کو کارزار بنا رکھا تھا ' بے اطمیناني و بے امني عرب کے گوشے گوشے میں موجود تھي ' قبائل کا ایک دوسرے کے مملوکات پر غارتگري ' بہترین کسب معاش تھي - اس پر شعراے قبائل ' فخریہ قصائد لکھتے تھے ' اور ہر شخص دوسرے کي عزت و مال کو اپنے لیے بہترین مصرف قرار دیتا تھا -

غرضکہ دنیا کے اس خشک و بے آب ملک کا چپہ چپہ انسانوں کے خون سے سیراب کیا جا رہا تھا کہ دفعۃً سلطنت الہی کا ظہور ہوا ' اور وادي مکہ میں عرب کے سب سے بڑے مجمع کے اندر اسکے اس فرمان کا اعلان کیا گیا ' کہ : اے اولاد آدم !

الا ان دماءکم و اموالکم حرمت علیکم کحرمة یومکم ھذا ' في شھرکم ھذا ' في بلدکم ھذا ' الا کل شئ من امر الجاھلیة تحت قدمي موضوع و دماء الجاھلیة موضوعة و ان اول دم

ہوشیار ہو جاؤ کہ آج جان و مال کي حرمت قائم کي جاتي ہے ' جسطرح کہ آج کے روز کي اس شہر مکہ میں - اور اس ماہ حج میں حرمت ہے - ہوشیار ہو کہ جاہلیت کي تمام باتیں آج میرے پاؤں کے نیچے ہیں - ایام جاہلیت کي خونریزي اور اوسکے انتطام کے تمام واقعات آج سے فراموش ہوں -

اضعه من دمائنا دم ابن ربیعة الحارث (الحدیث : صحاح)

سب سے پہلے میں خود اپنے عم زاد بھائي ابن ربیعہ بن حارث کا خون فراموش کرتا ہوں -

یہ ایک آواز تھی ' جس سے عرب کے پر شور و شر فضا میں سکوت طاري ہوگیا ' امن عام کا ابر چھا گیا ' حکومت الہی کے اس داعی کے نصراني شہزادہ طے سے فرمایا تھا کہ " عرب کی بے اطمیناني سے نہ گھبراؤ - وہ وقت آئیگا کہ ایک بڑھیا سونا اچھالتي ہوئی عرب کے ایک گوشے سے دوسرے گوشے میں نکل جائیگي ' اور کوئی اوس سے تعرض نکریگا " پس وہ وقت آ گیا کہ بڑھیا سونا اچھالتي ہوئی ایک گوشے سے دوسرے گوشے میں نکل گئی اور کسي نے اوس سے تعرض نکیا -

تاسیس اصلاحات حکومت

اس سلسلہ میں یہ عجیب بات ہے کہ اسلام نے حکومت اسلامي کا جو نظام قرار دیا ' وہ ایک ایسي چیز تھي ' جو اوسکے گرد و پیش کے نظامات حکومت میں کہیں بھی موجود نہ تھی - اوسنے ایک باقاعدہ قانونی و جمہوري حکومت کی بنیاد ڈالی ; حقوق عامہ کی تشریح و تعیین کی ' تعزیرات و حدود و جرائم کے مناصب قائم کیے - مالی ' ملکی ' اور انتظامی قوانین وضع کیے ' عدل و انصاف کی تعلیم دي ' قانونی تسامح و استثناء شخصی کی ممانعت کی ' شخصی حکومت و ذاتي امتیاز کو یک قلم مٹا دیا -

یہ مجمل بیانات ہیں جنکی تفصیل و اثبات کیلیے موجودہ اصول جمہوریت و عمومیت کی بنا پر متعدد مباحث طے کرنے جا ہئیں -

نظام جمہوریة

ایک بہتر سے بہتر حکومت کے تخیل کے لوازم کیا ہیں ؟ اسکے جواب میں ہمارا موجودہ سیاسی لٹریچر اُن دفعات سے بہتر کوئي شے نہیں پیش کرسکتا ' جو (انقلاب فرانس) کے شدائد و مصائب کے بعد اٹھارھویں صدي میں مرتب ہوے ' اور جن پر آج جمہوري حکومتوں کا عمل ہے - یعني :

(۱) حکومت جمہور کی ملک ہے ' وہ ذاتي یا خانداني ملک نہیں -

(۲) تمام اہل ملک ہر قسم کے حقوق و قانون میں مساوي ہیں -

(۳) رئیس ملک (پریسیڈنٹ) جسکو اسلام کی اصطلاح میں امام یا خلیفہ کہتے ہیں ' اوسکا تقرر ملک کے انتخاب و اختیار عام سے ہو ' اور اوسکو دیگر باشندگان ملک پر کوئی ترجیح نہو -

(۴) تمام معاملات ملکی اور امور انتظامی و قانونی ملک کے اہل الراے اشخاص کے مشورہ سے انجام پائیں -

(۵) بیت المال یا خزانۂ ملکی عام ملک کی ملکیت ہو - رئیس کو بغیر مشورۂ ملک و اہل حل و عقد کے اوس پر تصرف کا کوئی حق نہو -

حکومت جمہور کي ملک ہے - وہ ذاتي یا خانداني ملک نہیں

یہ بحث درحقیقت زبدۂ مباحث اور خلاصۂ جمہوریت ہے ' اور آیندہ کی تمام بحثیں درحقیقت اسي اصل کی فروع اور متعلقات ہیں - اس دعوی کے اثبات کیلیے کہ " اسلام میں حکومت جمہور کی ملک ہے ' اور کسی خاص شخص کي ذاتي یا خانداني ملک نہیں " بہترین دلیل خود اوسی کی زبان ہے - قران مجید کا یہ حکم ہر شخص کو معلوم ہے :

(۱) ملک عرب دنیاے قدیم کے قلب میں واقع ہے ' جیسا کہ بعض احادیث میں آیا ہے اور جغرافیہ جدیدہ سے بھي ثابت ہے -

وشاورھم فی الامر (۳ - ۱۵۳)	امور (۱) حکومت میں اے نبی ! مسلمانوں سے مشورہ لیے لیاکرو -

دوسری جگہ حکومت اسلامیہ کی مدح میں ارشاد فرمایا :

وامرھم شوری بینھم (۴۲ : ۳۶)	اونکی حکومت باھمی مشورہ سے ہے -

ان دونوں آیتوں میں سے پہلی آیت میں حکومت کیلیے شورۂ عام کا حکم دیا گیا ہے' اور دوسری آیت میں اس حکم کی تعمیل کی تصدیق کی گئی - ان دونوں آیتوں سے چند باتیں ظاہر ہوتی ہیں :

(۱) حکومت اسلامیہ میں مشورۂ عام شرط ہے -

(۲) حکومت کی اضافت عام مسلمانوں کیطرف کی گئی ہے' جس سے یقینی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ حکومت اسلامیہ کسی کی ذاتی ملک نہیں بلکہ جمہور اسلام کی ملک ہے -

(۳) تیسری بات ان سے یہ ثابت ہوتی ہے کہ مسلمانوں کا صدر اول میں اسی پر عمل تھا' کیونکہ بغیر تاریخ سے مدد لیے ہوے' خود. قرآن ہم کو بلاتا ہے کہ " انکی حکومت باھمی مشورے سے ہے "

قرآن مجید کی ان آیات میں ھمکو اپنے دعوے کے اثبات کیلیے کسی دوسری دلیل کی احتیاج نہیں' لیکن واقعات کے سلسلۂ ترتیب اور اعداے اسلام کی تبکیت کیلیے ھمکو چند دیگر واقعات کا بھی اضافہ کرنا ہے جس سے اسکا عملی رخ اور زیادہ واضح ہوجاے :

(۱) آنحضرت صلعم نے اور خلفاے راشدین نے اپنا جانشیں کسی عزیز یا اپنے بیٹے کو نہیں بنایا -

(۲) تمام معاملات ضروری میں آنحضرت اور خلفاے راشدین مہاجرین و انصار سے خصوصاً اور عام مسلمانوں سے عموماً مشورہ لیتے تھے -

(۳) خلفا کا تقرر عموماً مشورۂ عام سے ہوتا تھا -

(۴) بیت المال عام مسلمانوں کا حق تھا - کبھی ذاتی طور پر اوسکو صرف میں نہیں لایا گیا' اور اسی لیے اوسکا نام " بیت مال المسلمین " تھا -

حالانکہ اگر اسلام شخصی حکومت کی بنیاد رکھتا تو ضرور تھا کہ امور مذکورہ' بالکلیہ حکومت اسلامیہ میں مفقود ہوتے -

الغرض آیات مذکورہ کے علاوہ خلفا کا عام مجمع میں انتخاب' آزادی و حریت کے ساتھہ اونکے احکام و اعمال کا انتقاد' امور مہمہ میں خلفا کا اھل الرائے اور ارباب حل و عقد سے استشارہ' بیت المال کی شخصی حرمت اور اوسکا " خزینہ عمومیہ " ہونا' اس امر کا محکم ترین ثبوت ہے کہ اسلام میں حکومت' جمہور ملک کی طاقت کا نام ہے - وہ کوئی شخصی استبداد نہیں -

تمام اھل ملک مراتب حقوق' قانون
اور قواعد مملکت میں مساوی ہیں -

در حقیقت یہ اسلام کی واضح ترین خصوصیت ہے کہ اوسکی نظر میں آقا اور غلام' معزز اور حقیر' چھوٹا اور بڑا' امیر اور فقیر' سب برابر ہیں - صہیب و بلال جو آزاد شدہ غلام تھے' سرداران قریش کے پہلو بہ پہلو اونکا نام ہے - اسلام کے سامنے صرف ایک ہی چیز ہے جس سے انسانوں کے باھمی رتبے میں تفریق ہو سکتی ہے' یعنی تقوی اور حسن عمل -

ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم (۴۹ : ۱۴)	تم میں زیادہ معزز وہی ہے جو زیادہ متقی ہے -

رسول اللہ (صلعم) نے صرف ایک فقرے میں مراتب کی تفریق کردی :

الکرم : التقوی (ترمذی باب مفاخرت)	بزرگی اور بڑائی' صرف تقوی و حسن عمل ہے -
لیس لاحد علی احد فضل الا بدین و تقوی - (مشکوۃ باب مفاخرت)	ایک کو دوسرے پر فضلیت دینی اور تقوی کے سوا اور کوئی حق ترجیح و فضیلت نہیں ہے -
الناس کلھم بنو آدم' و آدم من تراب - (مشکوۃ باب مفاخرت)	تمام انسان آدم کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے بنا تھا' پس سب آپسمیں برابر ہیں -

مساوات قانونی کی اصلی تصویر صرف اسلام کے مرقع ہی میں مل سکتی ہے - قانون اسلام کی نگاہ میں حاکم و محکوم اور امام و عامۂ ناس یکساں ہیں - کیا اسلام سے پہلے یہہ ممکن تھا کہ بادشاہ اپنی رعایا کے مقابلہ میں ایک معمولی آدمی کی طرح عدالت میں حاضر ہو؟ حضرت عمر اور ابی ابن کعب میں ایک معاملہ کی نسبت نزاع ہوئی - زید بن ثابت کے ہاں مقدمہ پیش ہوا - حضرت عمر جب اونکے پاس گئے تو اونھوں نے تعظیم کیلیے جگہ خالی کردی - حضرت عمر نے فرمایا : " ابن ثابت ! یہہ پہلی بے انصافی ہے جو تم نے اس مقدمے میں کی " یہہ کہکر اپنے فریق کے برابر بیٹھہ گئے - (کتاب الخراج)

اسی طرح حضرت امیر جب ایک مقدمہ میں مدعا علیہ بنکر آئے تو آنکو مدعی کے برابر کھڑا ہونا پڑا - (عقد الفرید)

عہد عباسیہ میں حکومت اسلامی کی خصوصیات بہت کم باقی تھیں' لیکن پھر بھی جب مدینہ کے قلیوں نے خلیفہ منصور پر دار القضا میں دعوی کیا' تو خلیفہ کو تنہا اون قلیوں کے دوش بدوش قاضی کے سامنے آنا پڑا - مامون کے دربار میں اوسکے بیٹے عباس پر ایک بڑھیا نے نالش کی' اور شہزادہ عباس کو بر سر دربار بڑھیا کے سامنے کھڑے ہوکر اپنے مقدمہ کی سماعت کرنی پڑی !

قانون اسلامی میں قریب و بعید کا بھی کوئی امتیاز نہیں' آنحضرت نے صاف فرما دیا :

عن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلعم : اقیموا حدود اللہ علی القریب و البعید' ولا تاخذ کم فی اللہ لومۃ لائم (ابن ماجہ کتاب الحدود)	خدا کے حدود یعنی خدا کے مقرر کردہ قوانین و آئین دور و قریب' رشتہ دار و غیر رشتہ دار سب پر یکساں جاری کرو' اور خدا کے معاملہ میں تم ملامت کرنے والوں کی ملامت کی پروا نکرو -

---

(۱) " امر " کے معنی عام مفسرین نے امور جنگ کے لیے ہیں' لیکن وہ شخص جو صدر اول کے لٹریچر سے واقف ہے یقین کریگا کہ " امر " سے عموماً باقتضاے موقع " حکومت و خلافت " مراد لیاگیا ہے - احادیث میں سیکڑوں مواقع پر لفظ امر اسی معنی میں آیا ہے' مثلاً " من یصلح لھذ الامر " " لا یصلح عند الامر " " ان ھذ الامر یتم " اور بے شمار احادیث صحیحہ میں یہ استعمال و محاورہ موجود ہے - اس بنا پر کوئی وجہ نہیں کہ صرف امور جنگ کی تحدید کردی جاے' اور حسب محاورۂ صدر اول عام امور حکومت و خلافت نہ مراد لیے جائیں' جیسا کہ بعض علما نے مراد لیا ہے - مزید تفصیل کیلیے ایک مستقل مضمون کی ضرورت ہے' تاھم میں اون تمام احادیث کا حوالہ دیتا ہوں جنمیں خلافت و حکومت اسلامی کا ذکر ہے - ان کو دیکھیے کا تو اکثر جگہ لفظ " امر " انہیں معنوں میں نظر آیگا - کما لا یخفی علی العلماء با حادیث النبی صلعم -

مقالات

المکاتیب الحربیه

یعنی مراسلات جنگ

موجودہ تاریخ حرب کا ایک صفحه

(۲)

چنانچه یه نشانه کارگر هوا' اور تهوڑي دیر کے بعد هم سب چٹلجا روانه هوگئے !

راسته سخت تکلیف کی حالت میں طے هوا - جب هم لوگ قرق کلیسا پهنچگئے ' تو دونوں پروفیسر هم سے علحده هوگئے -

بد قسمتی سے موٹر کار پانی کی دلدل میں پهنسگئی - مجبوراً اسے وهیں چهوڑ دینا پڑا -

قرق کلیسا سے روانه هونے سے پہلے میں اسکے قلعوں میں گیا اور حالات دریافت کیے - معلوم هوا که جسوقت ان قلعوں پر قبضه کیا گیا' اسوقت ایک نامه نگار بهی موجود نه تها - نامه نگاروں نے اس معرکے کے جسقدر حالات لکھے هیں' وہ در حقیقت بلغاري خرافات و اباطیل کا مد لسانه اعادہ ہے -

دیگر نامه نگاروں نے بهي یہاں قدم تک نہیں رکھا - محض بلغاریا کي روایات کي بنا پر لکھدیا که قلعه نہایت مضبوط و محکم ' اور اپنی تسخیر کیلیے جنوں کی سی طاقت کا طلبگار تھا ! !

مجکو جب وہ مضامین یاد آتے هیں ' جو اس زمانے میں نامه نگاروں نے لکھے تھے ' تو اپنی بے اختیارانه هنسي ضبط نہیں کرسکتا ! کئي نامه نگاروں نے (جنکے بوٹ کے تلے بهي یہاں کے ذرہ هاے خاک سے آلودہ نہیں هوے تهے) اپنے اپنے اخبارات کو لکھا تھا :

" قلعه نہایت مضبوط و مستحکم ہے - اسکے متعلق شاهنشاہ جرمني کے ماهرفن حرب کي راے تهي که تین مہینے سے کم میں کسي طرح مفتوح نہیں هوسکتا ' مگر با ایں همه کوہ همت بلغاریوں نے چند گهنٹوں میں لے لیا - انهوں نے ۴۰ - هزار فوج ' کئي سو توپیں ' اور نا قابل اندازہ سامان رسد پر بهي قبضه کرلیا ہے ! ! "

لیکن میں نے معرکه قرق کلیسا کے متعلق لکھا تھا که قرق کلیسا کوئي مستحکم مقام نه تها - اسمیں صرف دو پرانی باٹریاں تهیں - بڑي توپ ایک بهي نه تهي - چند چهوٹي چهوٹی قابل نقل و حرکت توپیں تهیں - محتسب تلغرافات نے جب میري تحریر دیکھي' تو مجهه سے پوچها که میں بهي اپنے دیگر اخوان صحافت کي طرح کیوں نہیں لکھتا ؟

میں نے کہا که آپ ان مزخرفات کو اخبارات کے پاس بهیجنے کي اجازت کیوں دیتے هیں ؟ محتسب مدرسه حربیه کا پروفیسر تها - وہ مسکرایا اور کہا : " همارا کام یه ہے که مضر چیزوں کو شائع نه هونے دیں - رهیں وہ خبریں جو همارے لیے مضر نه هوں' تو اگرچه وہ کذب محض هي کیوں نه هوں' مگر همیں انکے روکنے کي ضرورت هي کیا ہے ؟ "

جو نامه نگار فوج کے همراہ جاتے هیں' انکو اپنی تمام مراسلات پہلے محتسب کو دکھانی پڑتی هیں -

محتسب اس قلمرو کا ایک خود مختار بادشاہ هوتا ہے - وہ جو چاهتا ہے حذف کردیتا ہے ' اور جو چاهتا ہے رهنے دیتا ہے - مگر اس سے کسي قسم کي پرسش نہیں کیجا سکتي - بعض محتسب اپنے اس اختیار کا استعمال بقدر ضرورت و به اندازہ اعتدال بهي کرتے هیں' جیسے جنرل ڈیف' جو لیڈي اسمتهه میں محتسب تهے - یا سر فرانسس ویگنٹ' جو ام درمان میں محتسب تهے - مگر بلغاریوں کا عالم هي دوسرا تها -

سوڈان کی آخري لڑائیوں میں بهی مجهے ایک ایسي هي بلغاري خصلت انگریز محتسب سے سابقه پڑا تها - وہ میري مراسلات کو اسقدر کاٹ دیتا تها که اخر کو اسمیں کچهه بهي باقي نہیں رهتا تها - جب میں اسدرجه تشدد سے زچ هوگیا ' تو آخر ایک دن یه کیا که نہایت محنت سے ایک مراسلت لکھی ' اور کوشش کی که عبارت کا دروبست ایسا هو' جسمیں سے ایک لفظ بهی اپنی جگه سے نه هٹا یا جاسکے - اس مراسلت کے وسط میں ان محتسب صاحب کے متعلق بهی چند مدحیه فقرے لکھدیے تهے - جب میں لیکر گیا تو حسب عادت اسکا ظالم قلم اسکے هاتهه میں تها - قطع و برید کے مستعد چشم و ابرو سے پڑهنا شروع کیا - اسوقت کی حالت مجهے کبهي نه بهولیگي - آپ ایک ایک لفظ پر قلم رکھتے جاتے' اور پهر پڑهنے لگتے - یہاں تک که اُن مدحیه کلمات پر پهنچے - یہاں پهنچکے کسی قدر رکے اور کہنے لگے :

" اسکے بهیجنے میں تو کوئی حرج نہیں مگر چند لفظ ضرور حذف کردینا چاهئیں '

میں نے کہا :

" یه مراسلت لارڈ کچنر ضرور دیکھینگے - اگر بهیجیے تو پوري بهیجیے ورنه بالکل حذف کردیجیے "

لارڈ کچنر کي اطلاع کے خیال سے انهوں نے کوئي لفظ حذف نہیں کیا' اور اسکے بعد میرے ساتهه اپني عادت هي بدل دي !

اختیارات کا قاعدہ ہے که جب انکے استعمال میں تعسف و تشدد کو کام فرمایا جاتا ہے تو فریق ثانی اس سے بچنے کے لیے فریب و مکر' حیله و کذب ' پیمان گسلي اور قانون شکنی' غرض که وہ تمام تدابیر اختیار کرتا ہے ' جنکو انسانی ضمیر کبهي بهي جائز نہیں رکهه سکتا - مگر اسکا ذمه دار اصل میں وهی شخص ہے جو اپنے افعال و اعمال سے اس نافرمانیے ضمیر کی تحریک کرتا ہے -

جیسا که میں نے ابهي بیان کیا ' بعض محتسب حد سے زاید سخت هوتے هیں - انکے مقابلے میں بعض نامه نگار بهی حد سے زاید شاطر و عیار هوتے هیں' اور وہ کسی نه کسی طرح اپنے اخبارات کو بعض اهم امور کی اطلاع دے هی دیتے هیں - یهي وہ مراسلات هیں جنکے متعلق ارباب جرائد " غیر محتسبه " لکھدیا کرتے هیں -

اسمیں شک نہیں که جنگ روس و جاپان میں جاپانیوں کے طرف سے نگرانی سخت تهی' مگر نا مناسب اور بیجا نه تهي -

محتسب ایک فوجی شخص تها - اسکے ساتهه مدرسهٔ حربیه کے دو پروفیسر بهی تهے - یه لوگ اسقدر خوش مزاج تهے که بهت جلد مجهه میں اور انمیں دوستی هوگئی -

بلغاریوں نے احتساب کے لیے جاپانیوں کی طرح مدرسهٔ حربیه کے پروفیسر تو ضرور مقرر کیے ' مگر دونوں میں بہت فرق تها - جاپاني پروفیسروں کا علم و تجربه ' دونوں وسیع تها ' مگر بلغاري پروفیسروں کي حالت انسے بالکل مختلف تهي - ان میں نه راے تهی اور نه جرات - اگر مراسلات میں کہیں توپ یا بندوق کا لفظ آجاتا تو تهرانے لگتے تهے - بسا اوقات تو یه کرتے تهے که تمام نامه نگاروں کو یکجا کرکے کہتے که ایک دوسریکو اپنی اپني مراسلت سنادو ' اور پهر اسکے بعد بهیجنے کی اجازت دیتے !

لیکن جیسا که قاعده هے ' ان نا قابلوں میں بعض لائق بهي تهے - چنانچه تمام افسران جنگ میں سے جس کرنل گوستف کا میں نام لونگا -

جب هم چتلجا پهنچے تو همیں فوجي موانع (پوزیشینز) دیکهنے کا پورا موقع اسی کی بدولت ملا -

۱۷ - نومبر کو جب جنگ شروع هوئی تو جنرل دیمتریف اور کرنل گوستوف کے همراه جانے کے لیے هم بهي بلا لے گئے - شام کو جب واپس آے ' تو میں نے تار دینا چاها - محتسب نے اجازت نه دي - میں نے شام کا کهانا فرانسیسی افسر کے ساتهه کهایا ' اور فرانسیسي زبان میں تار لکهکے کرنل گوستف کے سامنے اجازت کے لیے پیش کردیا - کرنل نے بلا تکلف اجازت دیدي ' اور اس طرح ایک غیر معمولي فرصت مجهکو اطلاع حالات کي ملگئي ' اگرچه راه کے موانع کی وجه سے میرا تار ۱۰ - دن کے بعد منزل مقصود پهنچا -

نامه نگار جنگ کو سب سے زیاده تار کے بهیجنے میں دقت هوتي هے ' کیونکه صیغهٔ جنگ کے تلغراف خانے پرائیوٹ تار نهیں لیتے ' اور عام تلغراف خانے لشکر گاه سے کئی کئی میل دور هوتے هیں -

جاپانیوں نے پہلے تو جنگي تلغراف خانوں میں نامه نگاروں کے تار لینے سے بالکل انکار هی کردیا تها ' مگر اسکے بعد تمام نامه نگاروں کے لیے ۱۲۰ - لفظ روزانه منظور کرلیے - انهیں اختیار تها که خواه هر نامه نگار روزانه به حصه رسد بهیجے - خواه باري باري سے هر شخص بهیجے - جنگ ترانسوال میں بهي یہی حالت تهی -

محاصره لیدي اسمتهه کے وقت میں اپنے تار (هوتنتوت) کے تار والوں کے هاتهه بهیجا کرتا تها ' اور ایک ایک تار کے صرف لیجانیکي اجرت ۲۰ - سے ۵۰ - گني تک دیتا تها - اکثر ایسا هوا که میں نے اپنے تار متعدد آدمیوں کے هاتهه بهیجے ' تاکه اگر ایک شخص پکڑ لیا جاے ' تو دوسرا پهنچا دے ' اور اگر دوسرا پکڑ لیا جاے تو تیسرا پهنچا دے -

جنگ بلقان تمام دیگر جنگوں میں اس لحاظ سے ممتاز هے که نامه نگاران جنگ پر جتني سخت گیري اسمیں کی گئی ' اتنی کسی جنگ میں نهیں هوئی - اسکا نتیجه یه هوا که نامه نگار جسقدر جانتے تهے ' وه بهي نهیں لکهه سکتے تهے - لفتننت ویگنر نے دیکها که اخبار بیں طبقه اس خاموشي کو زیاده عرصے تک برداشت نه کرسکیگا ' اور جلد گونه گوں شکوک پیدا هونے لگینگے ' اسلیے انهوں نے پنسل اپنے هاتهه میں لي ' اپنا هاتهه تخیل کے هاتهه میں دیدیا ' اور خون کی نهروں ' لاشوں کے پشتوں ' انشباري کے نظاروں کو بے دریغ قلمبند کرنا شروع کر دیا - اسي حالت میں وه دشوار گزار دلدلیں طے کرتے هوے چتلجا پهنچگئے - جبکه وهاں ایک گولي بهی نهیں چلي تهي ' تو لفتننت ویگنر عظیم الشان معرکوں کي خبریں بهیجنے میں مصروف تهے - لندن ' پیرس ' اور برلن کے اخبارات اپنے نامه نگاروں کي خاموسي پر حیران تهے ' لیکن هم لوگ کیا کرتے ' جبکه همیں لفتننت ویگنر سا تخیل و ضمیر نصیب نهیں ! ! -

ایک اخبار نے لکها که ۴ - دن کے معرکے کے بعد ۱۵ - نومبر کو بلغاري فوج چتلجا کي عثماني فوج کا قلب چیرتي هوئي نکل گئی - لطف یه هے که جسوقت لندن میں یه خبر شائع هوئی اسکے دو دن کے بعد چتلجا میں پہلی گولی سرکی گئی هے ! !

ٹائمس کے نامه نگار نے خوب لکها تها :

" لفتننت ویگنر نے جتنے معرکوں کے حالات لکهے هیں ' وه اس دنیا میں نهیں بلکه انکی تخیل کی دنیا میں هوئے هونگے "

التواء جنگ سے پہلے بلغاریوں اور ترکوں میں صرف تین معرکے هوے :

(۱) معرکه قرق کلیسا جو ۲۲ - سے ۲۳ - اکتوبر تک هوا -

(۲) معرکه لولو برغاس و بنار حصار ' جو ۲۸ سے ۳۱ - اکتوبر تک هوا -

(۳) معرکه چتلجا ۱۷ - سے ۱۸ - نومبر تک -

رها ادرنه ' تو اسکے متعلق ابتدا هی سے صرف محاصره کا اراده تها -

نامه نگاروں کے ساتهه بلغاریوں کے برتاو کا اندازه اس سے هوسکتا هے که انهوں نے اکثر نامه نگاروں سے تار کے فارموں کی اجرت تک لیلی - همیشه ایسا هوا که اجرت تو اپنی جیب میں رکهلی ' اور فارم چاک کرکے پهینکدیے ! !

یه مختصر داستان ان نامه نگاروں کی هے ' جو بلغاري فوج کے همراه تهے - اسکے پڑهنے کے بعد اندازه هو سکتا هے که وه مراسلات کہاں تک قابل اعتماد هیں جو نامه نگاروں نے بلغاریوں کی همراهی کے زمانے میں بهیجے هیں ؟ سچ یه هے که اس بیسویں صدي میں دنیا کو اصلی حالات سے جسقدر بے خبر رکهنے کی ناجائز کوششیں اس جنگ میں کی گئی هیں ' اسکی نظیر شاید ازمنهٔ مظلمه میں بهی نه ملیگی - اور افسوس که یه ان لوگوں کے هاتهوں هوا ' جو اتحاد ثلاثه (انگلستان ' روس ' فرانس) کے دامن سے وابسته هیں ' انکے محبوب هیں ' انکے ممدوح اور هیرو هیں ' اور انکے مشورے کی روشنی میں چلنے والے هیں ! !

اطلاع

دفتر الهلال کے ذریعه پریس کا تمام سامان ' اور لیتهو اور ٹائپ کي مشینیں ' نئي اور سکینڈ هنڈ ملسکتي هیں -
هر چیز دفتر اپني ذمه داري پر دیگا -
سردست دو مشینیں فروخت کیلیے موجود هیں :-
(۱) ٹائپ کی ڈبل کراؤن سائز ' پین کي مشین ' جو بهترین اور قدیمی کارخانه هے - اس مشین پر صرف دو تهائي سال تک معمولي کام هوا هے - اسکے تمام کیل پرزے درست اور بهتر سے بهتر کام کیلیے مستعد هیں -
ابتدا سے الهلال اسي مشین پر چهپتا هے - دو هارس پاور کے موٹر میں سوله سو في گهنٹه کے حساب سے چهاپ سکتي هے -
چونکه هم اسکي جگه بڑے سائز کی مشینیں لے چکے هیں - اسلیے الگ کردینا چاهتے هیں -
(۲) ٹیڈل مشین ' جو پانوں سے بهي چلائي جاسکتي هے ڈیمائي مولیو سائز کي - اس پر هاف ٹون تصاویر کے علاوه هر کام جلد اور بهتر هوسکتا هے -
قیمت بذریعه خط و کتابت طے هوسکتي هے - جو صاحب لینا چاهیں ' وه مطمئن رهیں که هم اپني ذاتي ضمانت پر انهیں مشین دینگے ' اور اپنے اخلاقي وقار کو لین دین کے معاملات میں ضائع کرنا نهیں چاهتے -
منیجر الهلال پریس

وقائق و حقائق

دعوۃ الی الحق کی اسکیم

قرآن نے کیا راہ نمائی کی ہے ؟

اسوۂ ابراہیمی

این رہ منزل قدس است میندیش و بیا
میل ازین راہ خطا باشد ہین تا نکنی

بابل کے آثار قدیمہ نے جو ابھی حال میں برآمد ہوے ہیں علماے اثریات (Archaelogist) کی توجہ کو موجودہ صدی سے ہٹا کر آج سے تیس صدی پیشتر کی جانب پھیر دیا ہے - جب کہ عرفہ کی ایک کمزور مخلوق نے سیاروں کے طلوع و غروب سے خدا شناسی کا سبق لیا تھا ' اور ایک سیارہ پرست قوم کو ظلمات کفر سے روشنی میں لانے کی کوشش کی تھی -

دنیا نے اپنے ابتدائی عہد میں ایک زمانہ وہ بھی دیکھا ہے ' جب انسانی تمدن کی بدیع المثال ترقی نے قدرت اور بندوں میں کوئی حد فاصل باقی نہیں رکھی تھی - قدرت کے صدھا راز آشکارا ہو چلے تھے ' اور جس قدر حیرت انگیز قدرتی طاقتیں مخفی تھیں ' انسان نے تقریباً سب سے کام لینا سیکھ لیا تھا -

آگ ' پانی ' ہوا ' مٹی ' کوئی چیز ایسی نہ تھی ' جس پر انسان نے حکومت نہ کی ہو - سیارۂ زمین کی عنان اختیار گویا ہات میں تھی - اتنا ہی نہیں بلکہ فضاء محیط کے کروں اور سیاروں کو بھی ایک طرح سے اپنا بنا لیا تھا ' اور اپنی ضروریات میں انکی مہیب طاقتوں سے بھی نہایت آسانی و سہولت کے ساتھ فائدہ اٹھا سکتے تھے -

نقولا تسلا (نکولاس تازلے) کو ہنوز مریخ کی آبادی سے تعلقات پیدا کرنے میں کامیابی نہیں ہوئی ہے ' لیکن تاریخ کو اس ابتدائی زمانے کی علمی و عملی ترقی پر حیرت ہے کہ زمین والے آسمان تک پہونچ گئے تھے ' اور آسمانی آبادی سے جو چاہتے تھے کام لیتے تھے ! بستیاں بساتے ' شہر کے برج بناتے ' تو اس کا قبہ آسمان تک پہونچا دیتے - سیرگاہیں اس شان کی ہوتیں کہ مکانات ہیں ' عمارتیں ہیں ' محلسرائیں ہیں ' آبادی ہے ' اور اوپر نظر اٹھاؤ تو ایک وسیع اور بہت ہی وسیع باغ آویزاں ہے - شہر میں آیند و روند کی چہل پہل ہے ' سڑکیں ہیں ' گاڑیاں ہیں ' دکانیں ہیں ' اور اوپر دیکھیے تو ایک عظیم الشان دریا لہریں مار رہا ہے ! !

یہ عجیب و غریب مدنیت کلدانیوں کی تھی ' جو ارض عراق کے فرماں روا تھے - جن کی جلالت کا یہ عالم تھا کہ تورات کے پیغمبر بھی انہیں عشر (معمول دہ یک) دیتے تھے ' اور ان کے قانون سے تالیف تورات میں مدد لیتے تھے -

وسائل تمدن کی فراہمی و فراوانی ایک عالم کو سرکش بنا چکی ہے : ان الانسان لیطغی ان راہ استغنی -

ایک ذرا سی ملکی و مالی عظمت ' جو انسان کو انسانیت سے گزار دیتی ہے - جو اس قدر مغرور بنا دیتی ہے کہ لندن ٹائمس کے صفحات پر زبان سیاست کو اس اعلان سے بھی باک نہیں ہوتا کہ " ایک معمولی انگریز سپاہی کے خون کے مقابلے میں تمام ایرانی آبادی کی کچھ وقعت نہیں " ! - جو ایک با اختیار ملکہ کی حیثیت میں ایک غاصب و ظالم و خونریز سلطنت کو انسانی قتل عام پر مبارکباد دیتی ہے - جو ایک فرماں روا سے یہ عصبیت ظاہر کراتی ہے کہ ایک ملک کو چند قومیں پامال کر چکی ہیں ' اور اب اسے مجبور کرتی ہیں کہ اس پامالی پر قانع ہو جائے ' جس نے ۲۵ - برس پہلے ایک وزیر اعظم کی زبان سے ایک ایسے ملک کا خون چوس لینے کی تلقین کرائی تھی ' جو خود اسی کا محکوم تھا ' جس پر اس کی ثروت کی بنیادیں قائم تھیں ' جو اس کے تاج سلطنت کا درخشندہ گوہر مانا جاتا تھا ' اور جس کے باشندوں نے اپنا ملک و مال خود اس کے تصرف میں دے کر اسے مطلق العنان کر دیا تھا کہ :

محابا کیا ہے ؟ میں ضامن ' ادھر دیکھ !
شہیداں نگہ کا خوں بہا کیا ؟

غرضکہ وہی عظمت جب اپنے انتہائی مظاہر میں نمایاں ہو تو انسان میں کہاں تک سرکشی نہ آ لیگی ؟ مادہ کی الوہیت کلدانیوں پر چھا گئی تھی ' خدا کو بھول گئے تھے اور بندگان خدا کے ساتھ اسی ظلم اور زیر دست آزاری کے ساتھ پیش آتے تھے ' جو آج موجودہ تمدن کے مخصوصات نمایاں میں سے ہے -

کلکتہ ' بمبئی ' برلن ' اور لندن میں جس طرح عظماء رجال کے جا بجا بت نصب ہیں ' اسی طرح کلدانیوں نے بے شمار مجسمے قائم کر رکھے تھے ' اور ان کی بے انتہا عزت کرتے تھے ' چونکہ قدرت کو روے زمین سے تاریکی مٹانی تھی ' اسلیے اسی قوم اور اسی ملک سے ایک ایسے نامور اور عظیم الشان خدا شناس کو اٹھایا ' جس نے اس طلسم کی حقیقت واضح کر دی ' اور کواکب پرست کلدانیوں پر ملکوت السماوات و الارض کے اسرار فاش کر دیے !

یہ خدا شناس ہستی ابراہیم علیہ السلام ابن آزر (تارخ) کی تھی ' جن کو توحید و صداقت کی دعوت و اشاعت میں سخت سے سخت زحمتیں برداشت کرنی پڑیں - ملک کا ملک دشمن تھا ' قوم کی قوم تشنۂ خون تھی ' حکومت اپنی پوری طاقت سے مقاومت کو آمادہ تھی ' ایک زمانے نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اس خدا پرست مخلوق کو آگ کے حوالے کر کے رہینگے ' با ایں ہمہ ان کے عزم و استقلال کا یہ عالم تھا کہ بقول مسیحی مورخ (مارگری گوری ابو الفرج ملطی) کے " انہوں نے تن تنہا کلدانیوں کے بت خانے میں آگ لگا دی (مختصر الدول - ص - ۲۱) اور اتنی بڑی مہم انجام دینے پر بھی کوئی زبردست طاقت ان کا کچھ نہ بگاڑ سکی - وہ بقول تورات " عراق سے ترک وطن کر کے صحیح و سلامت اس ملک میں چلے گئے ' جہاں خدا نے ان کو برکت دینے اور انہیں ایک بڑی قوم بنانے کا وعدہ کیا تھا " (تکوین : ۱۲ + ۱-۵)

یہودیوں کی مقدس کتاب (تلمود) میں یہ واقعات شرح و بسط سے مذکور ہیں ' جن کو قرآن کریم نے اور زیادہ پھیلا کر بیان کیا ہے - سورۂ انبیا میں ہے :

و لقد اتینا ابراہیم رشدہ من قبل ' وکنا بہ عالمین - اذ قال لابیہ وقومہ : ما ہذہ التماثیل التی انتم لہا عاکفون ؟ قالوا : وجدنا اباءنا لہا عابدون ' قال : لقد کنتم انتم و اباؤکم فی ضلال مبین ' قالوا : اجئتنا بالحق ام انت من اللاعبین ؟ قال : بل ربکم رب السموات و الارض الذی فطرہن و انا علے ذلکم من الشاہدین '	حضرت ابراہیم کو ہم نے ابتداء عمر ہی سے فہم سلیم اور درجۂ رشد و حکمت عطا فرمایا تھا ' اور ہم اس سے اچھی طرح واقف تھے - دعوت الہی کے اس مقدس وقت کو یاد کرو ' جب انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ یہ پتھر کی مورتیں جن کی پرستش پر تم جمے بیٹھے ہو ' کیا ہیں ؟ انہوں نے کہا : " اسکے سوا ہم کچھ نہیں جانتے کہ اپنے بڑوں کو انکی پرستش کرتے دیکھتے آئے ہیں " حضرت ابراہیم نے کہا : " پس یقیناً تم اور تمہارے بڑے '

و تاللہ لاکیدن اصنامکم بعد ان تولوا مدبرین ' فجعلهم جذاذا الا کبیرا لهم لعلهم الیه یرجعون ' قالوا من فعل هذا بالهتنا انه لمن الظالمین - قالوا : سمعنا فتی یذکرهم یقال له ابراهیم ' قالوا : فاتوا به علی اعین الناس لعلهم یشهدون ' قالوا : أ انت فعلت هذا بالهتنا یا ابراهیم ؟ قال : بل فعله کبیرهم هذا فاسئلوهم ان کانوا ینطقون - فرجعوا الی انفسهم ' فقالوا : انکم انتم الظالمون - ثم نکسوا علی رؤسهم : لقد علمت ما هؤلاء ینطقون ' قال أ فتعبدون من دون اللہ مالا ینفعکم شیئا ولا یضرکم ؟ أف لکم ولما تعبدون من دون اللہ ' افلا تعقلون ؟ قالوا : حرقوه وانصروا الهتکم ان کنتم فاعلین ' قلنا یا نار کونی بردا و سلاما علی ابراهیم (١) و ارادوا به کیدا فجعلناهم الاخسرین ' و نجیناه و لوطا الی الارض التی بارکنا فیها للعالمین

(٢١ : ٤٧ - ٦٣)

دونوں صریح گمراهی میں پڑے رہے" اسپر انهوں نے کہا " یه جو تم کہه رهے هو' کیا واقعی یه تمهارا کوئی حقیقی خیال هے' یا محض دل لگی کررهے هو ؟ " انهوں نے جواب دیا که " دل لگی کی اسمیں کیا بات هے ؟ یه تو اصل حقیقت هے که وه جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا' وهی تمهارا بهی پروردگار هے' اور میں اپنی بصیرت اور یقین سے اسپر شہادت دیتا هوں "

ساتهه هی انهوں نے یه بهی کہدیا که میں بخدا ضرور بالضرور تمهارے ان بتوں سے تمهارے جانے کے بعد ایک چال چلونگا -

چنانچه حضرت ابراهیم لوگوں کے جانے کے بعد بت خانے میں گئے' اور بتوں کو توڑ پهوڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کردیا - صرف سب سے بڑے بت کو چهوڑ دیا که شاید وہ اسکی طرف رجوع کریں -

جب لوگ آئے اور یه حال دیکها تو آپسمیں کہنے که همارے معبودوں کے ساتهه کسنے یه گستاخی کی ؟ جس شخص نے ایسا کیا یقیناً وہ بڑا ظالم تها -

اسپر بعضوں نے کہا که وہ نوجوان جسے ابراهیم کے نام سے پکارتے هیں' ان بتوں کا ذکر کررها تها - هو نه هو یه اسی کی کارروائی هے - لوگوں نے شور مچایا که اسکو یہاں سب کے سامنے پکڑ کے حاضر کرو تاکه جو کچهه سوال و جواب هو اسکے لوگ گواہ رهیں -

چنانچه لوگ حضرت ابراهیم کو لیکر آے' اور اسے پوچها که " اے ابراهیم ! کیا همارے معبودوں کے ساتهه یه حرکت تو نے کی ؟ "

انهوں نے الزاماً کہا :

" نہیں ' بلکه یه بت جو سب میں بڑا هے ' اسی نے کی هوگی - انهیں سے پوچهه لو اگر وہ جواب دیسکتے هیں " !!

اس دندان شکن جواب کو سنکر سب کے سب ششدر رهگئے' اور اپنے دل میں اپنی گمراهی کے قائل هوکر آپسمیں کہنے لگے که سچ هے' تم هی برسر ناحق هو !

مگر باایں همه سرکشی اور هٹ دهرمی سے باز نه آے' وہ پهر اپنے سروں کے بل اوندهے گمراهی کے گڑهوں میں دهکیل دیے گئے' اور حضرت ابراهیم سے کہنے لگے که یه تم نے کیا کہا ؟ تم کو تو معلوم هے که بت بولا نہیں کرتے -

انهوں نے کہا " پهر یه کیا بدبختی هے که تم اللہ کو چهوڑ کر ایسی چیزوں کو پوجتے هو' جو خود هی مجبور محض هیں ؟ نه کسی کو کچهه نفع پہنچائیں اور نه نقصان ؟ تف هے تم پر اور تمهاری ان چیزوں پر' جنکو تم خدا کو چهوڑ کر پوجتے هو ! یه کیا هے که ایسی ظاهر اور کهلی بات بهی تمهاری سمجهه میں نہیں آتی ؟ ؟

جب وہ لوگ حضرت ابراهیم سے عاجز آگئے تو اور تو کچهه نه کرسکے - غیض و غضب سے پاگل هوکر آپسمیں شور مچانے لگے که بس اگر کچهه کرنا هے تو اسکا یہی جواب هے که اس بے باک شخص کو آگ میں ڈالکر جلادو اور اس طرح اپنے معبودوں کی حمایت کرو !

جب که وہ یه تدبیریں کررهے تهے' تو هم بهی اپنی تدبیروں سے غافل نه تهے - همنے اپنی قدرت کا اعجاز دکهلایا' اور کہا که اے آگ ٹهنڈی هوجا' اور ابراهیم کیلیے سلامتی -

انسانوں نے همارے داعی الی الحق کو نقصان پہنچانا چاها تها' پر هم نے ان کو ناکام و خاسر کیا !!

بظاهر تو یه ایک قصه هے' اور بد قسمتی سے ابتک اسی حیثیت سے اسپر نظر ڈالی گئی هے ' مگر غور کیجیے تو قرآن کریم نے اپنے انداز خاص میں ایک دفتر معارف ڈهلدیا هے ' جسکے ایک ایک لفظ کے اندر صدها رموز اخلاق و سیاست اور حقائق و نوامیس اصلاح و دعوت پوشیدہ هیں - مہلت ملے تو اس واقعه کے ایک ایک ٹکڑے پر ایک ایک مقاله مستقل طور پر لکهنا چاهیے - سردست صرف چند مناسب وقت اشارات آپکے سامنے هیں -

فکر و تدبر سے کام لیجیے تو اس واقعه سے چند خاص نتائج حاصل هوتے هیں

(١) جس ملک میں ظلم عام هوگیا هو' خدا اور بندوں کے حقوق سر مشق تعدی و تطاول هو رهے هوں' شرک جیسے ظلم عظیم کے ارتکاب میں باک نهو' اللہ کو چهوڑ کر دوسری طاقتوں اور انسانی قوتوں کے آگے لوگ سربسجود هوں' وهاں هر اس شخص کا' جس میں ایک ذرہ بهی ایمان و اسلام هو' یه ایک مقدس فرض هے که مظالم و مفاسد کے استیصال کے لیے آمادہ هوجائے' اور بغیر کسی مداهنت و نفاق کے' کامل آزادی اور نڈر اور بے باک اسپ راہ میں خدا کے بندوں کو خدا کی جانب بلائے' اسلام کی علانیه دعوت کرے' اور کفر و ضلالت کے مقابلے میں ذرا بهی متامل نهو -

(٢) خدا کو استبداد پسند نہیں' جو لوگ ارباب اقتدار هوں' دولت و حکومت رکهتے هوں' انسانوں پر اُن کا تصرف هو' دنیا کی هر ایک چیز پر انهیں فرماں روائی کی طاقت دی گئی هو' پهر اتنی سب نعمتیں ملنے پر بهی خدا کو بهول جائیں - مستبد بن بیٹهیں' قانون الهی کو توڑنے لگیں' نظام اسلام کی توهین کریں' استبداد میں اتنا غلو رکهتے هوں که انسان هوکر خدا بن بیٹهیں' اور اپنے آئین استبداد کے خلاف کسی کی کچهه بهی سماعت نه کرتے هوں' تو ایسی قوم کو اُس کی غلط کاریوں سے علانیه آگاہ کردینا چاهیے' علم حق و معروف لیکر مفاسد و منکرات کے خلاف آمادۂ جہاد هوجانا چاهیے - اور نہایت آزادی و استقلال کے ساتهه اس طرح اس خطرناک و سنگلاخ وادی

(١) حضرت ابراهیم کے حق میں آگ کیونکر برد و سلام (ٹهنڈک اور سلامتی) بن گئی تهی ؟ مفسرین نے اس باب میں بہت سی توجیهیں کی هیں - ابو مسلم محمد بن بحر اصفهانی کا قول هے " قلنا یا نار کونی بردا و سلاما " المعنی انه سبحانه جعل النار بردا و سلاما لا ان هناک کلاما کقوله ان یقول له کن فیکون - ای یکونه (تفسیر کبیر ج ٦ - ص ١٥١) یعنی قرآن کریم کا یه ارشاد که هم نے کہا اے آگ ابراهیم کے حق میں ٹهنڈک اور سلامتی بن جا' اس کے یه معنی هیں که خدا نے آتش نمرود کو ٹهنڈا کردیا' اور اس سے حضرت ابراهیم کو کچهه نقصان نہونے دیا - یه مطلب نہیں هے که خدا نے یه الفاظ کہے تهے' جیسا کہ کن فیکون والی آیت هے' جس کے معنی یه نہیں هیں که خدا نے پیدا هونے والے عالم کو مخاطب کرکے حکم دیا که هوجا' وہ هوگیا' یہاں بهی ٹهیک لفظوں میں یه حکم نہیں دیا گیا تها اور نه خدا نے واقعی گفتگو کی تهی' بلکه صرف مطلب یه هے که ارادۂ الهی ظہور کا اس سے متعلق هوا' اور اسی سبب سے مناسب صورتیں و مناسب طریق پر اُس کی تکوین هونے لگی -

میں قدم رکھنا چاهیے که یه طلسم فریب ٹوٹ جاے ' اور دنیا میں پهر خدا کی بادشاهي قائم هو جاے -

(٣) مسلم کي حدیث مشہور هے : من رأی منکم منکراً فلیغیرہ بیدہ ' فان لم یستطع فبلسانه ' فان لم یستطع فبقلبه ' و ذالک اضعف الایمان -

اس حدیث کو تم نے بارها سنا هوگا ' مگر کبهی اسکي تعلیم کے اصول و حقیقت پر نظر نه ڈالي هوگي - حضرت ابراهیم کے اسوۂ حسنه سے اسکے سمجهنے میں مدد لو - یه حدیث بتلاتي هے که قانون الهي کے منشا اور احکام کے خلاف جہاں کوئي ایک برائي بهي نظر آئے ' معاً هر شخص پر لازم هے که اپنے زور بازو سے اُس کے مٹانے کي کوشش کرے - یه خصوصیت حقیقي ایمان داروں کي هوگي - لیکن جس میں اتني قوت نهو ' وه زبان سے برا کہے ' اور برائي کے خلاف به آواز بلند احتجاج (پروٹسٹ) کرتا رهے - اس مذاق کے لوگ ایک طرح ناقص الایمان سمجهے جائینگے - جس سے یه بهي نهوسکے ' وه کم از کم اپنے دل هي میں اس آگ کو سلگاتا رهے - یه ایمان کا بالکل هي آخري اور بہت هي ضعیف و کمزور درجه هے - لیکن جو طبیعتیں اتنا احساس بهي نه رکهتي هوں اُن میں فرائض کي خواه کتني هي پابندي موجود هو ' مگر یقین کرلینا چاهیے که ایمان سے اُن کو مطلق سروکار نہیں -

مگر یاد رهے که ازالۂ منکرات و مفاسد کے لیے دل میں کڑهنے اور زبان سے نالۂ و فریاد کرنے کی صورتیں اُسي وقت تک کے لیے هیں ' جب تک که ان سے کشود کار ممکن هو - جہاں یه باتیں بے سود هوں ' وهاں ایمان کا صرف ایک هي مظہر هے - اور وه یهي هے که اپنے آپ کو استعمال طاقت کے قابل بنالیں ' اور پهر اُس طاقت سے منکرات اور مفاسد و مظالم کو مٹائیں :

براءة من الله و رسوله الی الذین عاهدتم من المشرکین - و ان تولیتم فاعلموا انکم غیر معجزي الله ' و بشر الذین کفروا بعذاب الیم -	جن مشرکین کے ساتهه تم نے عہد کر رکها تها ' اب الله اور اُس کے رسول کی طرف سے اُنہیں صاف جواب هے - اگر اب بهی تم پهرے رهے تو جان رکهو که تم الله کو عاجز نه کرسکوگے ' اور کافروں کو عذاب درد ناک کی بشارت سنا دو -
لا یستاذنک الذین یؤمنون بالله و الیوم الاخر ان یجاهدوا باموالهم و انفسهم ' و الله علیم بالمتقین - انما یستاذنک الذین لا یؤمنون بالله و الیوم الاخر و ارتابت قلوبهم فهم في ریبهم یترددون (٩ : ٤٠)	جو لوگ خدا کا اور روز آخرت کا یقین رکهتے هیں ' وه تو تم سے اس بات کی رخصت مانگتے نہیں که اپني جان و مال سے شریک جہاد نهوں ' تم سے خواهاں اجازت تو وهی لوگ هوتے هیں جو الله کا اور روز آخرت کا یقین نہیں رکهتے ' اور اُن کے دل میں شک پڑے هیں ' پس وه اپنے شک کی حالت میں حیران و سرگرداں پهر رهے هیں ؟

حضرت ابراهیم کے واقعات صاف بتا رهے هیں که ایسي حالت میں کیا طریقه اختیار کرنا چاهیے ؟ دنیا میں اُس وقت وهي ایک مسلمان تهے ' مگر نه یه تنہائي اُنہیں دعوت الی الحق سے مانع هوسکي اور نه اُنہوں نے رد مظالم اور تغییر منکر کے لیے صرف وظیفۂ قلب و زبان تک هي کفایت کي ' بلکه جب یه کوشش سودمند هوتے نه دیکهي تو دست و بازو سے بهي طاقت آزمائي کیلیے آماده هو بیٹهے - پس ایمانداروں ضرور هے که اسکي پیروي کریں -

(٤) دعوة الی الحق کي ابتدا اپنے گهر سے چاهیے ' یهي صورت حضرت ابراهیم نے اختیار کي ' اور اسي کي تعلیم اظہار دعوت کا حکم دیتے هوے رسول الله صلی الله علیه و سلم کو دي گئي تهي که و انذر عشیرتک الا قربین (اپنے قریب ترین اعزہ کو ڈراؤ) ان مبادي میں کامیابي هو یا ناکامي ' تاهم تجربه و اختبار اور بصیرت کو اس سے مدد ملیگي ' اور پهر دعوت عام کے لیے اسکیم مرتب کرنے میں صرف دماغ کي قوت متخیله هي پر زور دینا نه پڑیگا ' بلکه تجربۂ و عمل کے نتائج سامنے هونگے -

(٥) دعوة الی الحق کو مداهنت ' پاس مراتب ' لحاظ عظمت سے کچهه سروکار نہیں - کسي بزرگ کي بزرگي یا کسي عزیز کي محبت کا اس پر کوئي اثر نه پڑنا چاهیے - اولاد پر والدین سے زیاده کس کے احسانات هونگے ؟ لیکن دیکهتے نہیں که حضرت ابراهیم کو جو کچهه کہنا تها ' سب سے پہلے اپنے باپ هي سے کہا ' اور جو کچهه کرنا تها اُس کے سرانجام دینے میں باپ کے حقوق ابوت ذرا بهي مانع نهوسکے -

(٦) احیاء صداقت اور اقامت حق اور عدل کے لیے مخفي تدابیر بهي کرني پڑتي هیں - پوشیده طور پر کید و تدبیر سے بهي کام لینے کي حاجت پڑتي هے ' اور اس مدعا کے لیے یه تمام باتیں جائز و درست بلکه ضروري و لازم العمل هیں - حضرات ابراهیم نے بت خانے میں کیا کیا تها ؟

(٧) کفر و شرک و استعباد نے دلوں میں خواه کیسي هی تاریکي پهیلا دي هو ' انسان اپني انسانیت سے کتنا هي گزر گیا هو ' امتیاز حق و باطل کی طاقتیں مرده هي کیوں نهو جائیں ' تا هم حقیقت ایک ایسي چیز هے که اخلاص کے ساتهه موثر انداز میں جب اُس کو پیش کیا جائیگا ' تو سخت سے سخت منکروں کے سر بهي اُس کے آگے جهک جائینگے - مستبدین کے غرور و جبروت سے مرعوب هوکر دعوة الی الحق کی تحریک رک نہیں جاتي ' اور اگر رکتي بهي هے تو اس طرح که :

رکتی هے مري طبع تو هوتی هے رواں اور

(٨) دعوة الی الحق کے لیے شجاعت قلب درکار هے ' جرأت لسان کي حاجت هے ' زور آور دست و بازو کي ضرورت هے که خواه کچهه هي پیش آئے اور خواه کیسي هی زحمتیں سنگ راه هوں مگر اپنے مشن کو سنبهالے رهے ' کام کیے جائے ' اور کبهي مرعوب نهو -

(٩) بڑے کام کے لیے بڑي قرباني کي ضرورت هے ' صرف دفع وقت سے دفع استبداد ممکن نہیں - اس قربانگاه پر سب سے پہلے اپني جان کي بهینٹ چڑهانے کے لیے آماده هو جانا چاهیے ' اس راه میں سنگلاخ منزلیں طے کرني پڑینگی ' مشکل سے مشکل امتحان دینے هونگے ' شدائد و نوازل سے طرف مقابل هونا پڑیگا ' اور هر قدم پر اس دستور العمل کي پابندي کرني پڑیگی که :

ترک جان و ترک مال و ترک سر
در طریق عشق اول منزل ست

حضرت ابراهیم نے کیسي خطرناک جرأت کي تهی ؟

(١٠) حق و صدق کي مقاومت همیشه ناکام رهي هے ' دست ستم اس میں خلل ڈال سکتا هے ' ضرر پهونچا سکتا هے ' پر اسکو فنا نہیں کرسکتا - عزم و ثبات سے تمام بندشیں ٹوٹ جاتي هیں ' مخالفین ذلیل هوتے هیں ' استبداد سے نجات ملتي هے ' اور انجام کار برکت حاصل هوتي هے که و العاقبة للمتقین !

دعوة الی الحق کی یه نتیجه خیز اسکیم خود حضرت الهي کي ترتیب دي هوئي هے - اب صرف اس پر عمل کرنے کی ضرورت هے - نئي اسکیم بنانے کی ضرورت نہیں - جو لوگ شب و روز نئي اسکیموں کا خواب دیکهتے هیں ' انکو یه پیام پهنچا دو - یه پاک موضوع اس سے زیاده تشریح کا طالب تها ' مگر افسوس :

که بادۂ حوصله سوز است و جمله بد مستند

شئون عثمانیہ

مسئلہ شرقیہ

بلقانی اقوام کی تحریک

سو برس کی تجاویز

(۱)

(مقتبس از منچسٹر گارڈین : ۲۰ مئی)

صلح کے ابتدائی مراتب طے ہوگئے ہیں، اور اب یورپین ٹرکی سے باہر قسطنطنیہ اور ایک چھوٹا سا ٹکڑا زمین کا جسمیں مرہ دانیال

یورپ سے ترکوں کی جلاوطنی!

سے مدت تک فرنگستان کو اس نے دعوے میں ڈال رکھا تھا؟

سنہ ۱۷۷۲ ع وہ پہلا سنہ ہے جبکہ سلطانی مقبوضات کی تقسیم کرنے کی عملی تجویز ظہور پذیر ہوئی۔ یہ وہی سال تھا جسمیں پولینڈ کی پہلی تقسیم ہوئی تھی۔ اس تقسیم کی کامیابی سے یورپین حکومتوں کی ایسی ہی حوصلہ افزائی ہوگئی کہ وہ بلقانی جزیرہ نما کا صفحہ بھی اسیطرح الٹ دیں۔ اسکی پہلی تحریک میں کیتھرائن ملکہ روس کے چند خطوط جوزف ثانی شاہ آسٹریا کو ہیں کہ سلطنت عثمانی کا کیوں صفحہ الٹ دیا جائے؟ اسکے اسلام جس لگائی ہے وہ قسطنطنیہ، اور ایاصوفیہ باسفورس و مرمرہ

یعنی یورپین ٹرکی، اور موجودہ جنگ کے خسائر

مرمرہ کا بڑا حصہ جو زیادہ سیاہ اور گہرا ہے، وہ جنگ سے پیشتر کی یورپین ٹرکی تھی، جو سب کی سب نکل گئی۔ اب صرف وہ چھوٹا سا ٹکڑا باقی رہ گیا ہے، جو اوپر کے مغربی جانب ہے، اور جسمیں سیاہی کی جگہ صرف لکیریں کھینچ دی ہیں۔ یعنی قسطنطنیہ اور نصف تھریس! انا لله ...!

شامل ہے باقی رہ گیا ہے۔ باقی حصہ اسکے قدیم مالکوں کے پاس پھر واپس ہوگیا۔ ایسے موقع پر یہ زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ چند سالوں کی اس نظر سے کو پھر دیکھا جائے جو بلقانی اقوام کے لیے پیش نظر رہا تھا، یعنی "بلقان بلقانیوں کیلیے ہے"۔

اب یہ نظرہ محض خیالی ہی نہیں رہا، بلکہ اس خواب کی تعبیر بھی حاصل ہوگئی۔ یہ بلقانی قومیں تمام فرنگستانی طاقتوں کی زیر نگرانی کام کر رہی تھیں، اور ترکی بھی اس بلقانی جزیرہ نما کی صرف ایک طاقت اور ان وطنیوں سے علی الرغم مسلط تھی۔

ابتدائی تجاویز

اگر پچھلی تجاویز و مسائل کو، جو فرنگی دول نے ترکی کے حق میں کرنے کے لیے اظہار کئے، یاد کرلیں، تو معلوم ہوگا کہ ...

مع تھریس کا ایک حصہ۔ مقدونیہ اور والاچیا روس لے لے، اور بوسنیا، سرویا، البانیہ، ہرزیگووینا، اور سالونیکا آسٹریا لے لے۔

یہ تجویز ہر دو حکومتوں کے واسطے نہایت ہی مبارک اور مفید تھی، اور کیتھرائن اس معاملہ میں بہت بیتاب اور بیچین تھی، مگر جوزف اوس میں متامل تھا۔

سنہ ۱۷۸۲ ع میں تجویز کچھ تبدیل کی گئی۔ اب تمام یورپین سلطنت ترکی کے حصوں میں شریک کیا گیا۔ یہ خبر آسٹریا کو ناگوار ہوئی، کیونکہ اسکو فرانس کی مخالفت کا اندیشہ تھا۔

یہ تجویز کہ تقسیم کیوں کی گئی تھی؟

روس کو صرف جزیرہ نما کے ... اور ... ملیں۔ آسٹریا کو سرویا، بوسنیا، ... اور ...

مشہور فتنہ پرداز البانی سرغنہ :
اسماعیل کمال بے
جسکو اخبار نے فتنۂ البانیا کیلیے الۂ عمل بنایا تھا -

حصہ مالا دیریہ اور والیشیا کو ایک ریاست میں بناکر ختم کر دیا جاے ' جسکا نام رومانیہ ہو ' اور اسکے بعد قدیم بزنطینی سلطنت کو پھر قسطنطنیہ میں قائم کردیا جاے - اس تقسیم کا نام " یونانی " رکھا گیا تھا -

اس تقسیم میں آسٹریا کو بھی حصہ ملنا چاہیے تھا ' کیونکہ جب وہ آسٹریا کے حقوق اور اثر کو بحر ادریا تک اور جزائر سوریا ' کریٹ ' اور قبرس میں بڑھتے ہوے دیکھیگی ' تو ضرور مزاحمت کریگی - فرانس کو بھی ان ممالک میں سے پسند کرنیکا حق دیا گیا تھا - خواہ وہ شام یا جزائر بحر سفید کو منتخب کرلے ' یا مصر لے لے -

مگر اس تجویز پر اسوجہ سے کچھہ عمل نہوسکا کہ ترکوں نے سختی سے مدافعت کی - فرانس ان مسائل پر راضی نہیں ہوا ' اور جرمنی کو ان معاملات میں بدگمانی پیدا ہوگئی -

اسی عرصے میں فرانس کا مشہور انقلاب شروع ہوگیا ' جسکی وجہ سے یورپ اپنی تدابیر کو عمل میں نہ لاسکا - مگر نپولین نے خود آپ تدابیر کرنی شروع کردیں - نپولین خود مشرق ادنی پر نظر جماے ہوے تھا ' کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ہندوستان کا صرف یہی ایک راستہ ہے - اس نے رفتہ رفتہ جزائر ایونین ' دلمانیہ ' استریہ اور اسیریہ پر قبضہ کرلیا - تمام بلقان میں ایک کھلبلی سی مچ گئی ' خود قسطنطنیہ کے محل میں بغاوت ہوگئی ' اور سلطان سلیم ثالث کو معزول کردیا گیا - اسی زمانے میں نپولین نے تلست کے مقام پر زار روس سکندر اول سے مشہور ملاقات کی -

اس بغاوت کی خبر نپولین کو اسوقت ہوئی ' جب وہ اپنی افواج کا معائنہ کر رہا تھا - اس نے زار سے یہ کہا کہ یہ تقدیری امر ہے کہ قدرت ہمارے ہاتھہ میں خود وہ چیزیں دے رہی ہے جنکی ہمکو آرزو تھی ' اور جو قسطنطنیہ کی شورش سے حاصل ہوسکتی ہے -

چنانچہ فوراً اس معاملہ میں گفتگو شروع ہوگئی ' اور ایک تقسیم قرار پائی ' جسکی رو سے روس کو مالدیویہ ' بلغاریہ ' اور والیشیہ ' اور فرانس کے حصے میں بوسینہ البانیہ اور یونان قرار پاے - آسٹریا کو سرویا ' مقدونیہ ' سالونیکا دیکر خوش کر دیا جاتا - جملہ امور طے ہوگئے تھے - صرف قسطنطنیہ کا فیصلہ باقی تھا جسکو نپولین کلید دنیا یا کم سے کم کلید ہندوستان کہتا تھا - یہی مسئلہ تھا جس نے تمام نقشے کو بگاڑ دیا ' اور فریقین راضی نہیں ہوے ' چنانچہ لڑائی شروع ہوگئی - مگر یہ مسئلہ کہ " بلقان دول فرنگ کے واسطے ہے " ابھی ہمیشہ کے واسطے مدفون نہیں ہوا تھا -

سنہ ۱۸۲۹ ع میں پھر اس مسئلے کی تجدید اسطرح ہوئی کہ شہزادہ پولنیک نے جو چارلس دہم کا وزیر اعظم تھا ' ایک نقشہ مرتب کیا جو صرف بلقان ہی کا نہ تھا بلکہ کل یورپ کا - اسمیں دکھلایا گیا تھا کہ ترکونکو تو بالکل یورپ سے نکالدیا جاے -

روس بلغاریہ ' مالدیویہ ' اور تھریس کا تھوڑا سا حصہ لے ' آسٹریا بوسنہ اور سرویا پر قبضہ کرے اور قسطنطنیہ کے ساتھہ دیگر ملحقہ ممالک کو ملاکر ایک نئی بازنطینی حکومت کی دوبارہ بنا ڈالی جاے - اسی طرح ہولنڈ کا بلجیم سے الحاق کردیا جاے ' اور بلجیم فرانس میں مدغم ہو جاے - اب رہا انگلستان ' تو اسکو کچھ نوآبادیاں دیدی جائیں -

اسکے بعد عثمانی سلطنت کی تقسیم کی جو عملی تجاویز ہوئیں انکو بالتفصیل بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں -

۹ - جنوری سنہ ۱۸۵۳ ع کو زار نکولاس اول نے اپنے مشہور سرمائی محل میں سر ہملٹن سیمور سے ملاقات کی ' اسی کا نتیجہ کریمیا کی لڑائی تھی -

سیمور تحریر کرتا ہے کہ زار چاہتا تھا کہ عثمانی سلطنت کو انگلستان اور روس تقسیم کرلے ' اور منجملہ دیگر ممالک کے مصر بھی انگلستان ہی لے لے - لیکن یہ تجویز انگریزوں نے اپنے مصالح کی بنا پر منظور نہیں کی - نکولاس نے خود ترکی پر حملہ کردیا ' اور ترکی کو فرانس اور انگلستان نے مدد دی - جنگ کریمیا کی ابتدا یہیں سے ہوئی تھی - مگر اسمیں شاہ روس کے حملے کے تجاویز پامال ہوگئیں -

۸ - جولائی سنہ ۱۸۷۶ ع کو زار الکزنڈر ثانی اور فرانس جوزف شاہ آسٹریا - ریشٹاٹ کے مقام پر ملے - مگر یہ تمام باتیں اب برلن کانگریس میں پیش ہوگئیں - اس ملاقات میں طے ہوا یا تھا کہ روس ترکی پر حملہ کرے ' اور بلغاریہ اور رومانیا پر اپنی سیادت قائم کردے - یعنے بلقان کا مشرقی حصہ روس لے لے - اور مغربی حصے پر آسٹریا قبضہ کرکے ہرزیگوینیہ ' بوسینہ ' اور سرویہ کو اپنی زیر سیادت لے آے - لیکن یہ ایک دور تھا جو ختم ہوگیا ' اور برلن کانگریس نے نقشہ ہی الٹ دیا - اسکے بعد سے بلقان بلقانیوں کے لیے ہے " کا نعرہ اس سرے سے اس سرے تک سنا جانے لگا - اور بے شک کہ شاید کوئی یوروپین حکومت اسکی مخالفت کرے ' قرق قلیسہ کی لڑائی کے بعد بالکل ہی جاتا رہا - بلقانی اقوام نے صرف اپنے فاتحوں ہی پر فتح نہیں پائی ہے بلکہ یورپ کی طامعانہ تدبیروں پر بھی فتح حاصل کرکے اپنی ہستی کا عظیم الشان مستقبل خود اپنے ہاتھوں میں لے لیا ہے -

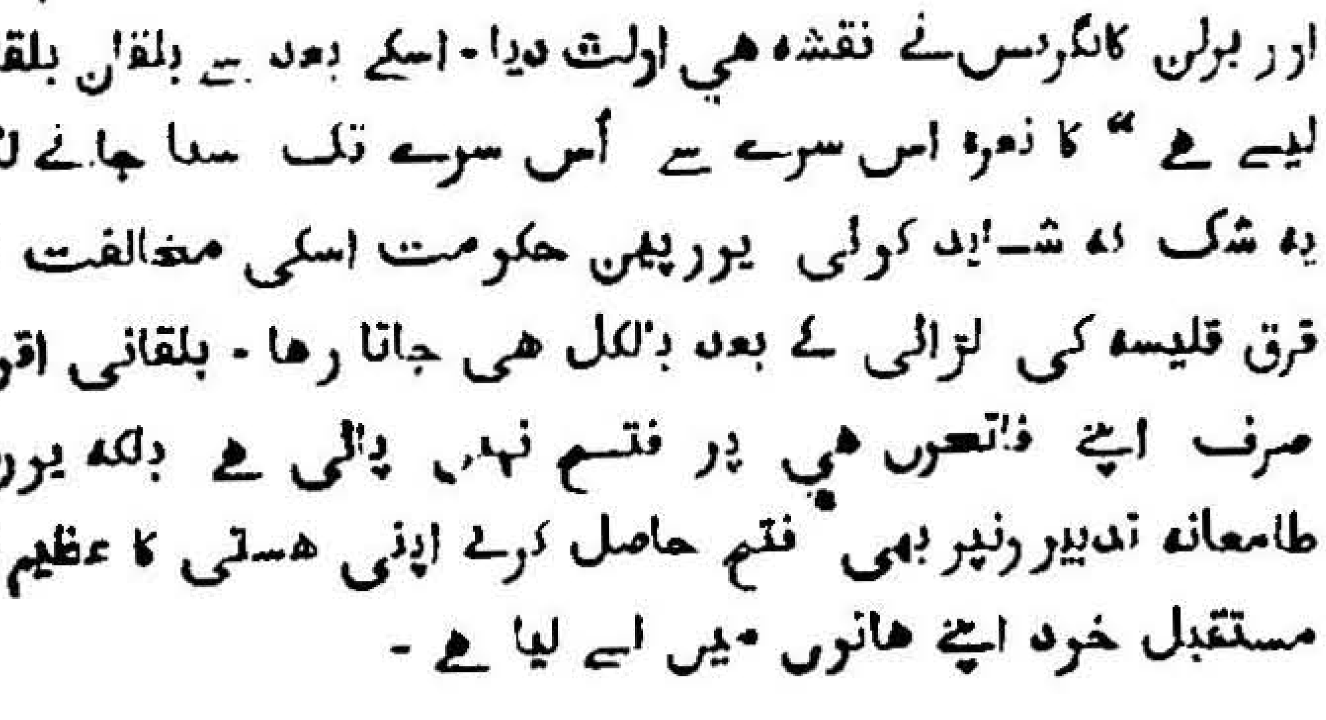

سقوطری میں انگریزی فوج
مانٹی نیگری فوج کے ساتھہ

تاریخ حسیات اسلامیۂ مسلمانان هند
کا ایک ورق

زر اعانۂ مهاجرین
اور
الهلال ۳۰ جون کے بعد

(از جناب محمد اشرف صاحب وکیل درجہ اول کوهاٹ)

امداد مهاجرین کے فنڈ کے لیے جو ایثار آپنے کیا ہے ' اسکا اجر عظیم خداوند کریم آپ کو دے - بہت سے خریدار اس شبہ میں هیں کہ اگر آپکی مقررہ تعداد کی درخواستیں تاریخ مقررہ تک آپکے پاس نہ پہونچیں تو کیا آپ درخواست هائے موصولہ کی رقوم حسب شرائط مشتہرہ فنڈ مذکور میں داخل فرمائینگے یا نہیں ؟ گو معناً یہ سمجھا جاتا ہے کہ آپ جیسا فدائے قوم ضرور ایسا کریگا - مگر لوگ اسکی تصریح چاهتے هیں - براہ عنایت میعاد مقررہ کو کم از کم اگست سنہ ۱۹۱۳ ع تک بڑھاکر اس امر کی تصریح ضرور کردیں کہ جسقدر درخواستیں اس فنڈ کی امداد کے متعلق اشتہار کی بنا پر آئینگی ' انکی رقم میں سے سات روپیہ آٹھ آنہ فنڈ مذکور کو دیے جائینگے -

الهلال

۳۰ - جون تک کی مدت اس غرض سے کم نہ تھی ' لیکن اصل مقصود تو رقم کی فراهمی ہے ' نہ کہ کوئی اعلان رعایت ' پس ایک ماہ کی مدت اور بڑھادی جاتی ہے - یعنے ۳۱ - جولائی تک یہ سلسلہ برابر جاری رهیگا - جن لوگوں کو یہ شبہ ہے کہ پوری رقم کی وصولی بغیر خریداروں کی رقم داخل خزانہ کی جائیگی ' انکے ظن و گمان پر متعجب هوں - میری سعی تو یہی ہے کہ ۳۰ - هزار فراهم هو ' لیکن اس سے یہ معنی کہاں نکلتے هیں کہ ۳۰ - هزار کے بغیر روپیہ بھیجا نہ جائیگا ؟ جب میں نے اتنے عرصے کی امدنی کو وقف کردیا تو اب اسکا کل اور جزو ' دونوں مجھپر حرام قطعی ہے -

(انیس حامد بیگم صاحبہ - اهلیہ مسٹر حامد حسن کوڑال)

آج کل همارے ترک بھائی اور بہنوں پر جو مصیبت نازل هو رهی ہے ' وہ محتاج بیان نہیں - هر شخص انکی مصیبت سے واقف ہے - انکی بے کسی اور بے بسی گھر کی بیٹھنے والی عورتوں اور بچوں کو بھی آٹھ آٹھ آنسو رولاتی ہے ' لیکن کچھ کرتے دھرتے بن نہیں پڑتا - ننھے ننھے بچوں اور آفت کی ماری بہنوں پر جو مصیبت کے پہاڑ ٹوٹ رهے هیں ' انکو دیکھکر کلیجہ پاش پاش هو جاتا ہے اور سمجھہ میں نہیں آتا کہ آخران مظالم کی کوئی انتہا بھی هوگی یا نہیں ؟ آخر یہ [illegible] عالم کا غیظ و غضب ان معصوموں کی مصیبت پر کیوں جوش میں نہیں آتا ؟ مجھکو ان واقعات نے اس درجہ حواس باختہ کردیا ہے کہ باوجود رات اور دن غور کرنے کے میرے سمجھہ میں نہیں آتا کہ دنیا میں میرا وجود ان مصیبت کی ماری اور بے کس بہنوں کے لیے اس طرح مفید ثابت هو ؟ اور میں کس طرح انکی امداد کرسکوں ؟ جناب مجھکو مشورہ دیں کہ میں اس معاملہ میں کیا کروں ؟ فی الحال میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ اپنے روزانہ اخراجات میں سے ایک نمایاں حد تک کمی کرکے جو کچھہ پس انداز هوگا ' اسکو هر مہینے آپکی خدمت میں بھیجتی رهونگی -

آپنے جو تجویز خریداران الهلال کی مفت اخبار دینے اور اسکی قیمت مهاجرین کی امداد میں بھیجنے کی شائع کی ہے ' اسکو یکمکردل باغ باغ هوگیا ' [illegible] درخواست ہے کہ مہربانی فرماکر میرا اخبار الهلال کا چندہ آٹھ روپیہ - وی - پی کرکے میرے شوهر کے نام روانہ کردیجیے - میں نے انکو بھی براہ راست اطلاع دیدی ہے -

---

کیا بہتر هو کہ هر ایک شخص ایسی هی همدردی اپنے مصیبت زدہ ترک بھائیوںکے ساتھہ دکھلانے کی کوشش کرے - خداے تعالی آپکو اجر عظیم عطا فرمائے - حتے الوسع سردست بعد ترغیب و تحریص چند احباب کو میں نے فراهم کرلیا ہے ' اور آیندہ بھی کوشش جاری رهیگی - افسوس اس بات کا ہے کہ یہاں جوش همدردی روز بروز ٹھنڈا پڑتا جاتا ہے ' اور جیسا کہ ابتداے جنگ میں تھا ' اب باقی نہیں رہا - تعلیم یافتہ اصحاب تو هر حالت میں امداد کی تحریک کے موید اور انجمن اتحاد و ترقی کے طرفدار هیں ' مگر عام لوگ مخالف هیں - یہ ساری خرابی اختلاف راے کی ہے - اسلیے اب سخت ضرورت اسبات کی ہے کہ ترکوں کے مفصل حالات ابتداے انقلاب حکومت سے آجتک کے ایک بہترین پیرایہ میں از سر نو درج اخبار کرکے ان پر مدلل بحث کیجاے ' اور سابقہ حکومت اور جدید حکومت سے جو جو برے نتائج ظہور پذیر هوئے هیں انکو اچھی طرح عوام کے ذهن نشین کرا دیا جاے ' ورنہ ترکی کی طرح هند میں بھی دو پارٹیاں ایک دوسرے کی مخالف بنی رهینگی جسکا اثر قوم کے حق میں مضر ثابت هوگا - امید کہ جناب میری اس ناچیز راے کو شرف قبولیت عطا فرما کر ضرور اس مسئلہ کو چھیڑ دینگے -

الهلال

اب اس بحث میں پڑنا بھی وقت کو ضائع هی کرنا ہے - یہ تحریک اعانت مهاجرین کی ہے نہ کہ اعانت حکومت کی - اسکو ترکی کی پارٹیوں سے کیا واسطہ ؟ اب تو تمام وقت اس بحث میں خرچ کرنا چاهیے کہ همیں کیا کرنا ہے ؟ اور کس طرف چلنا ہے ؟ اور بس -

(از حسن جان صاحبہ دختر برکت اللہ خاں پروفیسر - هزارہ)

آداب عرض ہے - میں نے الهلال میں چندہ کی فہرست میں عورتوں کا بھی نام دیکھا ہے - میں ایک دس برس کی لڑکی هوں اور سوا ان پیسوں کے جو خرچ کیلیے مجھے ملتے هیں اور کچھہ میرے پاس نہیں ہے - اسوقت آٹھہ آنہ ہے جو میں نے اسی نیت سے جمع کیا ' براے مہربانی اس کو بھی فہرست میں ملا دیں اور میرے حق میں دعا کریں -

(از جناب قاضی محمد لطیف حسین صاحب دزا قیہ)

میں یکے از خریداران الهلال هوں - دس روپیہ بنظر اعانت مهاجرین و بے خانماں بذریعہ منی آرڈر ترسیل خدمت ہے - اسکو خدمت اخبار سے کچھہ تعلق نہیں - الهلال کی قیمت اپنے وقت پر جایا کریگی -

(از جناب محمد گوهر علی صاحب سکریٹری انجمن
مفید المسلمین مورنگ - کسبا)

[illegible] مئی کے الهلال میں تحت عنوان (لاکھوں بے خانماں مهاجرین) اپ کا دردناک مضمون دیکھکر دل بے چین هوگیا -

آنکهونمیں آنسو بهر آئے مگر سوائے اشک ریزی کے بس میں کیا تها ؟ اپنی بے سرمایگی پر صدمۀ عظیم هوا - لیکن درد اُخوت نے چین لینے نه دیا - خیال هوا که اگر ستم رسیده کان ملت کی مدد خود نهیں کر سکتا ' تو الدال علی الخیر کفاعله هی کا مصداق بنوں - چنانچه فوراً اپنی انجمن مفید المسلمین واقع محله معروف گنج میں گیا (یه محله غریبونکا هے) اور ایک خاص جلسه بغرض اعانت مهاجرین ۱۹ - جون کو منعقد کر کے چنده کی تحریک کی - چنانچه مبلغ بیس روپیه وصول هوا - آجکی ڈاک سے ارسال خدمت هے -

فهرست زر اعانۀ مهاجرین عثمانیه

(۳)

	آنه	پائی	روپیه
چنده بزرگان جهیره بذریعه مسٹر محمد عمر صاحب	٠	٠	۶۰
جناب ربنواز خانصاحب هڈ ماسٹر اسلامیه - اسکول قصور	٠	٠	۸۰۰
ایک مجاهد غیور از قصور ایک جوڑه نبده طلائی قیمتی	٠	۵	۲۵۱
رجال همت خواتین کانپور بذریعه جناب محمد یسین صاحب	٠	٠	۶۵
جناب مصطفی احمد صاحب حیدر آباد دکن	٠	۸	۷
جناب رعایت الله خانصاحب مثل خوان - گورداسپور	٠	۸	۵
جناب عبد الرحمن صاحب - سب اورسیر - کوه مری	٠	۱۲	۱۱۴
جناب ڈاکٹر عبد الله خانصاحب - بکانی - کرڈه	٠	٠	۱۰
جناب محمد عبد الصمد صاحب - بهار - پٹنه	٠	٠	۱۰
جناب محمد غوری صاحب - سوداگر باگام	٠	۵	۱
جناب امتیاز علی صاحب هیڈ ماسٹر - خانپل اسکول - ملیم آباد	٠	٠	۱
جناب غلام علیشاه صاحب نائب تحصیلدار - پاک پٹن	٠	٠	۷
جناب محمد خلیل صاحب از گیا	٠	٠	۲۲
جناب سید علی صاحب سشن جج - ورنگل - دکن	٠	٠	۲۴
جناب سید ضمیر الدین حیدر صاحب عرف پیارے صاحب مخدوم پور - گیا	٠	۷	۲
جناب غلام حیدر صاحب گجراتی - لائل پور	٠	۴	۹
جناب عبد الحفیظ صاحب - بربیگها - مونگیر	٠	۴	۶
جناب احمد محی الدین صاحب - مدد کار ناظم جنگلات - نظام آباد - دکن	٠	٠	۸
جناب ماسٹر دین محمد صاحب (ندوة العلما) لکهنو	٠	٠	۵
جناب منشی سعادت علی صاحب - مدرسه عالیه - ریاست رامپور	٠	٠	۴
جناب عطا محمد صاحب - از شمله	٠	٠	۵
جناب سید نذل الحسین صاحب	٠	٠	۱
جناب مشرف حسین صاحب	٠	٠	۱
جناب سید یاگ جنگ صاحب نبار پور -	٠	٠	۱۰
جناب غلام محمد صاحب - کهروڑ شریف - ملتان	٠	۵	۱
جناب اصدم الدین - غیاث الدین صاحب احمد آباد	٠	۸	۲
جناب محمد کاظم صاحب جهانسی	٠	٠	۵
جناب محبوب علی صاحب هوشیار پور	٠	٠	۸
جناب قاضی محمد لطیف حسین صاحب پلاڈری - اکرام گڈه	٠	٠	۱۰
جناب قطب الدین احمد صاحب انصاری - فتح پور	٠	٠	۶
والده سید محمد طاهر صاحب - لکهنؤ	٠	٠	۵
جناب احمد حسین صاحب اڈیٹر کلکٹری گورکهپور	٠	٠	۸
جناب غنی حیدر صاحب محمد منزل - بهار	٠	۸	۱
جناب عبد الجلیل خانصاحب حسن پور علیگڈه	٠	۳	۲۵
بذریعه جناب مشتاق حسین صاحب - کانپور	٠	٠	۳۴
جناب کاظم حسین صاحب فارسٹ منیجر - دانڈور	٠	٠	۲۵
بذریعه جناب نذیر احمد صاحب بانکی پور	٠	۷	۵۷
جناب مفتی محمد انوار الحق صاحب ایم - اے - بهوپال	٠	٠	۷
جناب عبد الحکیم صاحب پلیڈر - بانکی پور	٠	٠	۶۰
جناب عبد الجلیل صاحب - آگره	٠	٠	۵
جناب منشی [illegible] صاحب پٹنه دار الاشاری	٠	٠	۸
بذریعه جناب امین احمد صاحب - گیا	٠	٠	۲
جناب محمد اسمعیل خانصاحب کوتوال - میر پور	٠	٠	۸
جناب ڈاکٹر ابو الحسن صاحب مرغوب نبی نگر مونگیر	٠	٠	۱۰
جناب حبیب رضا صاحب مختار - دنیا پور پٹنه	٠	٠	۵
جناب عبد الرحیم صاحب مرحوم	٠	٠	۱
جناب عبد الرحمن خانصاحب - بانده	٠	٠	۱۸
خواتین کانپور بذریعه محمد قاسم صاحب کانپور	٠	٠	۲۰
ایل - بی - اچهن خانصاحب - کالن - برهما	٠	٠	۷
بی بی حرمت بذریعه امین الدین صاحب رنگون برهما	٠	٠	۴
از وقف شیخ ولایت علی صاحب مرحوم کانپور معرفت جناب شیخ باقر علی صاحب متولی وقف مذکور	٠	٠	۱۰۰
جناب امام صاحب - دربی مارکٹ - بلگام	٠	۵	۱
جناب فتح محمد خانصاحب - گونڈه	٠	۷	۲۴۲
جناب حبیب احمد خانصاحب - منگولی ریاست رامپور	٠	٠	۸
جناب منصور خانصاحب جمعدار		٠	۳
جناب محمد علاء الدین صاحب فرخ - جلال آباد		٠	۲
جناب حاجی طاهر حاجی طیب صاحب - اٹاوه		۱۳	۱۲
جناب سید نثار حسین صاحب - هزاری باغ		٠	۴
مسلمانان اکبرپور بذریعه حافظ عبد الغفور صاحب - نواده - گیا	٠	٠	۱۳
جناب احمد رضا صاحب - بانده	٠	٠	۸
میزان	٠	۱۲	۲۲۱۱
میزان سابق	۱	-	۲۷۸۷
میزان کل	۶	۱۳	[illegible]

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. PBLG. HOUSE, 7/1 McLEOD STREET, CALCUTTA.